

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُذِّبَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَصِيَّامَكُمْ كَثِيرٌ
مِمَّا هُوَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
(البقره ۱۸۳)

احکام ماه رمضان و مسائل مزہ

بمطابق افناوی

المرجع المعظم صدر الفقہاء والمجتہدین رئیس العلماء العالمین آیت اللہ العظمی
الامام المصلح الحاج میرزا حسن الخاثری الاحقاقی ظلہ علیہ

تقدیم

اسید محمد البوا حسن موسوی شہدی



حضرت برجہ عالی قد آیت اللہ العظمی الامام المصلح
الحاج میرزا حسن الحائری الاحقاقی دم ظلہ العالی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ
عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
(البقره ۱۸۳)

احکام ماه رمضان و مسائل واره

بمطابق فتاوی

المرجع المعظم صدر الفقهاء والمجاهدين رئيس العلماء العالمين آية الله العظمى
الامام المصلح الحاج ميرزا حسن الخايري الاحقافي رحمه الله

تقديم

اسيد محمد ابوالحسن موسوي شحدي

نقش اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ علی اہلہا

ماہ رمضان کی برکات سے کما حقہ فیض یاب ہونے کے لیے ضروری ہے
مسائل روزہ سے مکلف پوری طرح آگاہ ہو مومنین کی اس اہم ترین دینی
ضرورت کے پورے کرنے کے لیے سرکار مرجع عالی قدر

آیت اللہ العظمیٰ امام المصلح الحاج میرزا احسن الحائری
الاحقاقی ادام اللہ ظلہ الشریف کے فتاویٰ مبارکہ جو احکام روزہ سے
متعلق ہیں مومنین کے دست بوس کر رہے خداوند کریم ہم سب کو اسوہ محمد
آل محمد علیہم السلام پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سید محمد ابوالحسن موسوی مشہدی
وکیل مطلق امام احقاقی مدظلہ کویت

احکام روزہ کے بیان میں

روزہ کی تعریف اور اس کے مادی و معنوی فوائد اور اخلاقی فضائل اور روح و بدن پر اس کے اچھے اثرات کے بارے میں کتب سماوی سنن نبوی اور احادیث امامیہ میں بہت کچھ وارد ہوا ہے اور علماء اور اطباء نے اس کی تائید میں جو فرمایا ہے ہمیں اس کی تشریح و تفصیل کی ضرورت ہے روزہ مکمل طور پر ”خیر“ ہے جیسا کہ آیت مبارکہ میں ہے وان تصوموا خیر لکم اور روزہ رکھنا تمہارے لئے باعث خیر ہے روز بدن و روح فرد و اجتماع و اقتصاد سب کے لئے خیر ہی کا پیام ہے۔

بدن کے لئے باعث خیر ہونے کے متعلق آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے صوموا تصحوا روزہ رکھو اور صحت مند رہو چونکہ بدن کی صحت روزہ کے ساتھ اسی طرح ہے کہ تھوڑا سا کھانا پینا ہوتا ہے جب بدن صحت مند ہو گا عقل اور شعور میں سلامتی ہو گی چونکہ مثال مشہور ہے کہ صحت مند عقل، صحت مند بدن میں ہوتی ہے۔

روزے کے۔۔۔۔۔۔ روح کے لئے باعث خیر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ روح ہمیشہ سالم بدن اور خفیف جسم میں راحت پاتی ہے اور آزادی کے ساتھ اپنے رب کی طرف مشابق رہتی ہے اور خیر و برکت کا باعث بنتی ہے۔

اجتماع کے لئے روزہ اس لئے باعث خیر ہے کہ جب تو نگر مومن روزہ کی وجہ سے بھوکا ہوتا ہے وہ اپنے مال کے ساتھ ان کی مدد کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

اخلاق کے لئے اس لئے باعث خیر ہے کہ آپ تصور کریں جب آپ ماہ رمضان میں روزہ کے ساتھ ہوتے ہیں اور پیاس محسوس کرتے ہیں تو

خصوصاً جب آپ گرمی کے موسم میں روزہ کی حالت میں دھوپ میں کام کرتے ہیں تو آپ کی پیاس ناقابل برداشت حد تک جا پہنچتی ہے۔ تو یہ قوت ایمان ہی ہوتی ہے جو اس کی برداشت کے لئے حوصلہ پیدا کرتی ہے آپ اکیلے ہوئے ہیں آپ کے پاس کوئی نہیں بخ دار ٹھنڈا پانی موجود ہے آپ کو پینے کے پانی سے روکنے والا موجود نہیں ہے مگر آپ کو یہ صرف یہی چیز اس کو پینے سے روکتی ہے کہ آپ روزہ دار ہیں اور اپنے رب کے فرمان پر عمل کئے ہوئے ہیں آپ اس حالت میں سب سے بڑے امین اور دیاندار ہیں چونکہ آپ دین کے محافظ اور امانت خداوندی کے پاسبان ہیں۔

آپ روزہ کی حالت میں سب سے بڑے صابر بھی ہیں۔ چونکہ آپ شدید ترین تکلیف پر صبر کئے ہوئے ہیں اور باوجود قدرت و اختیار کے شدید پیاس کی حالت میں ٹھنڈا پانی نہیں پیتے بس کی وجہ صرف جذبہ اطاعت ہے۔ آپ روزہ کی حالت میں سب سے بڑے حیا دار اور غیرت مند ہیں آپ پانی پی سکتے ہیں مگر حیاء مانع ہے اللہ کا حیاء دین کا حیاء ایمان کا حیاء امانت صبر حیاء جذبہ ہمدردی یہی وہ مکارم اخلاق ہیں جو فرو اجتماع کے لئے استقلال و قوت و زندگی میں تقدم و ترقی کا باعث بنتے ہیں روزہ اخلاق فاضلہ و نافعہ کے حصول کے لئے ایک شرعی و عقلی ورزش کا نام ہے جب آپ پورے تیس روز اس کی تمرین کریں گے تو یہ صفات فاضلہ آپ کی عادت بن جائیں گے اور آپ کو سر زمین ناسوت (مادہ) سے نکال کر آسمان ملکوت کی جانب پرواز کرائیں گے مگر بشرطیکہ اس کے تمام شرائط موجود ہوں اور ان شرائط میں سے ایمان و عمل اور ان کے فوائد و منافع پر بھی یقین ہے۔

ایک انگریز فلاسفر ماہ رمضان المبارک کے آخری دن کے بارے میں کہتا ہے کہ اس روز تمام مسلمان تیس روز روزہ رکھنے کے بعد جیسا کہ ان کے

دین نے ان کو اس پر مامور کیا ہے صحت اور اخلاق میں تمام نوع بشر سے ممتاز ہو جاتے ہیں جیسا کہ مرحوم آیتہ اللہ سید ہبۃ الدین شہرستانی کے رسالہ المرشد میں ہے روزہ کے اور بھی فوائد و منافع ہیں جن کا بیان کرنا طوالت کا باعث ہے۔ اس کے تشریعی فلسفہ کے بارے میں ہم بطور برکت امام معصومؑ کے بیان پیش کرتے ہیں۔ اصول کافی میں ہے کہ ہشام بن حکم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روزہ کی وجہ کے متعلق سوال کیا تو امامؑ نے فرمایا ”روزہ محض اس لئے واجب کیا گیا ہے تاکہ تو نگر و فقیر میں برابری قائم ہو چونکہ تو نگر آدمی جب بھی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے اس پر یہ قادر ہوتا ہے تو اللہ نے چاہا تو اس کے درمیان مساوات قائم کرے اور تو نگر بھوک اور دکھ کا مزا چکھ کر ضعیف و گرسنہ پر شفقت کرنے کا سلیقہ حاصل کر۔ اسی کتاب میں ہے کہ حضرت ابوالحسن علی بن موسیٰ رضا علیہما السلام نے محمد بن سنان کی طرف اس کے سوالات کے جوابات میں تحریر فرمایا روزہ کی وجہ یہ ہے کہ انسان بھوک اور پیاس کا احساس کرے تاکہ اس پر فروتنی و مسکینی پر صبر و اجر کرنے کی توفیق حاصل ہو اور شدائد آخرت پر آمادگی ہو نیز اس میں خواہشات نفسانی کا انکسار بھی ہے اور دنیا میں نصیحت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے تاکہ آخرت کے شدائد برداشت کرنے پر تیار رہے اور اہل فقر و محنت کی تکلیف کو جسمانی و روحانی طور پر محسوس کر سکے۔

آداب روزہ:-

روزہ کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) عوام کا روزہ۔ (۲) خواص کا روزہ (۳) خواص الخواص کا روزہ۔

عوام کا روزہ۔ وہ یہ ہے کہ کھانے پینے، مجامعت کرنے سے اجتناب کیا

جائے اور دیگر ان مفطرات سے بچا جائے جن کا ذکر آگے آئے گا اور اسی سے ظاہراً واجب روزہ منعقد ہو جاتا ہے۔

خواص کا روزہ۔ وہ مندرجہ بالا احکام کی پابندی کے علاوہ یہ بھی ہے اعضاء و جوارہ اور حواس خمسہ شرعی محذورات سے پرہیز کریں مثلاً ”آنکھ محرمات کی طرف دیکھنے سے پرہیز کرے۔ جن کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور کان غیبت، بہتان اور حرام گانے سننے سے پرہیز کرے، زبان غیبت، افتراء، فحش بدکلامی سے پرہیز کرے۔ ہاتھ ضعیفوں پر زیادتی کرنے سے پرہیز کرے۔ پاؤں مجالس اہود لعب وغیر شرعی محافل کی طرف چلنے سے اجتناب کریں۔

خواص الخواص کا روزہ یہ ہے کہ مندرجہ بالا دونوں اقسام کے احکام پر عمل کرنے کے علاوہ دل غیر اللہ کے ذکر سے اجتناب کرے۔ خصوصاً ”رزائل مثلاً“ بخل، برزلی کینہ، حسد، بغض، سختی، دشمنی سے دور رہے۔

اس کے متعلق معصومینؑ سے احادیث منقول ہیں اور حکماء اور علماء اخلاق سے بھی اس کی تفصیل منقول ہیں ہم یہاں ایک روایت بطور تیمن و تبرک ذکر کرتے ہیں جراح مدائنی سے مذکور ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا صرف یہی روزہ نہیں کہ انسان کھانے پینے سے اجتناب کرے پھر آپ نے فرمایا۔ حضرت نے کہا ”میں نے اللہ کے لئے روزہ رکھا ہے یعنی میں نے خاموشی اختیار کی ہے جب تم روزہ رکھو تو اپنی زبانوں کی حفاظت کرو۔ اور اپنی آنکھوں کو بند کرو آپس میں جھگڑا اور حسد نہ کرو۔ نیز امامؑ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ نے ایک عورت کو دیکھا جو روزہ کی حالت میں اپنی پڑوسن کو گالی دے رہی ہے آنحضرتؐ نے کھانا منگوایا اور اس سے کہا یہ کھالے وہ کہنے لگی میں روزے سے ہوں آپ نے فرمایا تو کس طرح روزے سے ہے جبکہ تو اپنی پڑوسن کو گالی دے رہی ہے روزہ صرف کھانے پینے سے

پرہیز کا نام نہیں ہے نیز امامؑ نے فرمایا جب تم روزہ رکھو تو چاہیے کہ تمہارا کان آنکھ بھی حرام بدکاری سے پرہیز کریں لڑائی جھگڑے اور نوکر کو اذیت دینے سے بچو اور تم پر روزے کا وقار نمایاں ہو اور تمہارا روزے کا دن افطار کے دن کی طرح نہ ہو۔ میں کہتا ہوں کہ رمضان درحقیقت عبادت ریاضت تمرین کا مہینہ ہے۔ تاکہ روزہ دار جسمانی اور روحانی طور پر صحیح سالم رہے اور اپنی حرکات و صفات میں کامل ہو اور تمام اوقات اور لمحات زندگی میں کامیاب ثابت ہو۔

روزہ کی شرعی حد اور اس کی اقسام

روزہ کی شرعی تعریف یہ ہے کہ طلوع فجر سے غروب شرعی تک مندرجہ ذیل مفطرات سے قرتہ "الی اللہ یا اتباع حکم خداوندی کی نیت سے پرہیز کرنا۔ غروب شرعی یہ ہے کہ مشرقی سرخی سر کے اوپر سے گزر جائے اور مغرب کی طرف چلی جائے۔

اقسام روزہ:

روزہ کی چار قسمیں ہیں۔ واجب، مستحب، حرام، مکروہ۔

1181- واجب کی دو قسمیں ہیں۔ واجب بالاصل، واجب بالعرض۔ ہر قسم

کی پھر چار قسمیں ہیں۔

1182- واجب الاصل ماہ رمضان کا روزہ، کفارہ کا روزہ، حج میں قربانی کے

بدلے روزہ۔

1183- واجب بالعرض و نذر، عمد و قسم کا روزہ، والدین کی نیابت میں

ان کے لڑکے ان کے واجب روزوں کا قضاء کرنا میت کی طرف سے اجارہ کا

روزہ، اعتکاف کے دن سے تیسرے دن کا روزہ۔

ماہ رمضان کے روزوں کا بیان

ارشاد رب العزت ہے۔ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ہدی للناس و بینات من الہدی والفرقان فمن شهد منکم الشهر فلیصمه ومن کان مریضا" او علی سفر فعدہ من ایام اخر یرید اللہ بکلم الیسر ولا یرید بکمہ العسر ولتکملوا العدة والتکبر واللہ علی ما ہدکم ولعلکم تشکرون۔ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت کے واضح دلائل ہیں اور حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے جو تم میں سے یہ ماہ پائے تو روزہ رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو وہ دوسرے ایام میں اس کی تعداد پوری کرے۔ اللہ تم سے آسانی چاہتا ہے اور تمہاری مشقت نہیں چاہتا تاکہ تم تعداد پوری کر لو اور اللہ کی بڑائی اس لئے بیان کرو کہ اس نے تمہاری ہدایت کی ہے اور تاکہ تم اس کا شکرا ادا کرو۔

1184۔ جو شخص ماہ رمضان کے روزے کے وجوب کا منکر ہو اور مسلمان ہو تو وہ اس انکار کی وجہ سے کافر و مرتد ہو جاتا ہے اس کو قتل کرنا واجب ہے چونکہ ماہ رمضان کا روزہ ضروریات دین میں سے ہے۔

1185۔ جو مسلمان ماہ رمضان میں جان بوجھ کر بلا غدر و علت روزہ توڑ دے اس کو پچیس کوڑے لگائے جائیں اگر وہ دوبارہ ایسا کرے تب بھی اس پر تعزیر جاری کی جائے اگر تیسری دفعہ ایسا کرے تو اس کو پھر پچیس کوڑے مارے جائیں اور چوتھی بار ایسا کرنے پر قتل کر دیا جائے۔

1186۔ چوتھی بار بلا غدر روزہ توڑنے پر قتل واجب ہے اور ایک قول کی بناء پر تیسری بار اگر ہر بار روزہ توڑنے پر تعزیر جاری ہو چکی ہو لیکن اگر اس

پر تعزیر نہ ہوئی تو قتل واجب نہیں ہے اور اگر کئی مرتبہ روزہ افطار کرے پھر اس پر تعزیر کی جائے تو یہ سب افطار ایک ہی مرتبہ شمار ہوں گئے اس طرح تین مرتبہ اس کے افطار کرنے پر قتل واجب نہ ہوگا۔ بلکہ تین بار تعزیر کے بعد واجب ہوگا۔

1187- جو شخص ماہ رمضان میں جان بوجھ کر روزہ توڑے اور اس فعل کو حلال سمجھ کر اور رمضان کی حرمت کا انکار کرتے ہوئے کرے تو ایسا شخص اگر مرتد فطری ہے تو اس کو قتل کیا جائے گا اگرچہ توبہ بھی کرے لیکن اگر مرتد ملی ہو تو توبہ کرے اس کی توبہ قبول ہوگی لیکن اگر وہ انکار کرے۔ اور توبہ نہ کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

1188- قتل اور تعزیر کا اجراء جرم کے اثبات اور عدم شبہ اور عدم احتمال عذر کے بعد ہو گا لیکن اگر یہ ثابت ہو کہ اس کو اشتباہ ہوا یا کوئی قابل قبول عذر تھا یا کوئی معقول وجہ تھی تو قتل و تعزیر جائز نہیں ہے۔

1189- روزہ میں نیت اس طرح واجب ہے جس طرح کہ نماز اور دیگر عبادات میں واجب ہے اور نیت کے لئے تلفظ واجب نہیں بلکہ قصد کافی ہے۔ اور قصد ہو کہ یہ وہ قربتہ "الی اللہ یا امر خدا کی تعمیل کر رہا ہے۔"

1190- ماہ رمضان میں روزہ کی تعیین کرنا واجب نہیں اگر صرف اتنی نیت کرے کہ میں آج روزہ رکھ رہا ہوں، قربتہ "الی اللہ تو وہ روزہ رمضان ہی کا شمار ہوگا۔"

1191- اگر ماہ رمضان میں روزہ رکھتے ہوئے کسی نذر قضاء کفارہ وغیرہ کی نیت کرے۔ مگر جہالت بھول چوک کی وجہ سے کرے تو کوئی ہرج نہیں اور وہ روزہ شمار ہوگا۔

1192- اگر عدا "رمضان میں روزہ نذر یا قضاء کی نیت سے رکھ لے تو

روزہ باطل ہو گا اور نہ وہ نذر کا قضاء کا شمار ہو گا نہ رمضان کا۔

1193- ماہ رمضان کے علاوہ روزہ میں تعیین اور قصد قسم کرنا واجب ہے کہ یہ قصد کرے کہ روزہ واجب ہے مستحب ادا ہے یا قضاء کفارہ کا ہے یا نذر کا۔

1194- اگر قضاء کا ارادہ کرے اور بغیر قصد و نیت کے روزہ رکھ لے تو وہ مستحب روزہ شمار ہو گا اور وہ اس سے بری الذمہ نہ ہو گا بلکہ قضاء اس کے ذمہ برقرار رہے گی۔

1195- اگر روزہ واجب ہو اور از روئے زمانہ مقید و معتین ہو مگر اگر یکم رجب کو روزہ کی نذر کرے تو اس پر واجب ہے کہ نیت و قصد کی تعیین کرے۔ ورنہ وہ درست نہ ہو گا۔

1196- مستحب روزے کو بھی معین کرنا ضروری ہے مثلاً "نیمہ شعبان یا غدیر کا روزہ بلا تعیین روزے کا قصد کرنا کافی نہیں ہے۔"

1197- اگر اس کے ذمہ مختلف قسم کے روزے ہوں مثلاً "نذر" قضاء کفارہ وغیرہ تب بھی روزہ کی قسم کو معین کرنا واجب ہو گا۔

1198- اگر کسی کے ذمہ ایک ہی قسم کا روزہ ہو اور یہ معلوم نہ ہو کہ قضاء کا ہے یا کفارہ یا نذر کا تو مالی الذمہ کے قصد سے ایک روزہ رکھ لے اور وہی کافی ہو گا۔

1199- اگر کسی کے ذمہ ایک ہی قسم کے متعدد روزے ہوں تو ترتیب وار روزے قضاء رکھے گا۔

1200- اگر اس کے ذمہ ماہ رمضان کا روزہ قضاء ہو اور وہ فقط ماہ رمضان ہی کے روزہ کی قضاء کی نیت کرے تو کافی ہو گا اور یہ نیت ضروری نہ ہو گی کہ رمضان کی کس تاریخ کا روزہ قضاء کر رہا ہے اور بعد میں معلوم

ہو کہ اس کا سات تاریخ رمضان کا روزہ قضاء تھا تو وہی روزہ صحیح ہو گا اور اعادہ نہ کرے گا۔

1201- اگر وہ روزوں میں موجود سال کے روزہ کی قضاء کا قصد کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ روزہ گذشتہ سال کا قضاء تھا تب بھی قضاء رکھا ہوا روزہ کافی اور صحیح ہو گا اسی طرح اگر گذشتہ سال کے روزہ کو موجودہ سال کا سمجھ کر رکھے تب بھی یہی حکم ہے۔

1202- اگر ہر جمعہ کو روزہ رکھنے کی نذر کرے اور ہر سال غدیر کے روزہ کی بھی نذر کرے اور کسی سال عید غدیر جمعہ کے روز واقع ہو جائے تو اس کو اختیار ہو گا کہ غدیر و جمعہ میں جو نیت چاہے کرے روزہ صحیح ہو گا اور دوسرا روزہ ساقط ہو جائے گا۔

1203- اگر خمیس کو روزہ رکھنے کی نذر کرے اور اتفاق سے خمیس یوم المبعث کو واقع ہو تو اگر نذر واجب کی نیت کرے تو اسی روز کے مستحب روزے کا ثواب بھی اس کو حاصل ہو جائے گا۔

1204- اگر کسی میت کی نیابت میں روزے رکھ دیا ہے تو اس کی نیابت کا قصد کرنا واجب ہے اور بیٹا اگر مرحوم باپ کی نیابت میں روزے رکھے تب بھی وہ نیابت کی نیت کرے گا۔

1205- ماہ رمضان میں یہ واجب نہیں ہے کہ نیت روزے کے اول وقت سے پیوستہ ہو جیسا کہ نماز اور دیگر عبادات میں ہے بلکہ رات سے فجر تک جس وقت چاہے روزہ کی نیت کر سکتا ہے۔

1206- اگر نیت کرنا بھول جائے اور رات کو نیت کرنے کا خیال نہ رہے تو زوال سے قبل نیت کرنا جائز ہے اور روزے صحیح ہیں بشرطیکہ مفطرات کا ارتکاب نہ کریں۔

1207- اسی طرح اگر سفر سے واپس آیا ہو اور اپنے وطن یا محل اقامت فجر کے بعد پہنچا ہو تو اگر اس نے مفطرات کا ارتکاب نہیں کیا تو زوال سے قبل نیت کر کے روزہ رکھ سکتا ہے اور اس دن کا روزہ درست ہو جائے گا۔

1208- مستحب روزہ میں یہ جائز ہے کہ دن کو غروب تک روزہ کی نیت کرے اور اس کا عزم قرۃ الی اللہ ہو تو روزہ درست ہو گا۔

1209- اگر مریض مرض سے شفا یاب ہو یا نابالغ زوال سے قبل بالغ ہو جائے اور ظہر سے قبل یہ لوگ روزہ کی نیت کر لیں تو ان کا روزہ صحیح ہو گا۔ اگر کسی مفطر کا ارتکاب نہ کیا ہو لیکن اگر مریض ظہر کے بعد شفا یاب ہوا ہو تو مستحب ہے کہ وہ مغرب تک کھانے پینے سے پرہیز کرے اور مذکورہ بالا بچے کا بھی یہی حکم ہے۔

1210- ماہ رمضان میں پہلی شب کو تمام روزوں کی نیت کرنا کافی ہے اور ہر رات الگ الگ نیت کرنے کی ضرورت نہیں ہے چونکہ سارا مہینہ ایک ہی عبادت ہے لیکن ہر رات میں نیت کی تجدید کرنے میں احتیاط ہے۔

1211- ماہ رمضان کے علاوہ دیگر واجب روزوں کی ہر رات نیت کرنا واجب ہے پس کفارہ قسم یا کفارہ رمضان یا قربانی کے بدلے حج کے روزوں کیلئے پہلی رات کی نیت کافی نہیں ہے۔

1212- اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں روزے رکھے اور پھر دن کو روزہ افطار کرنے کی نیت کر لے مگر افطار نہ کرے اور پھر نیت کر لے اور پھر اپنے کئے پر پشیمان ہو اور کسی مفطر کا ارتکاب نہ کرے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔ اور موجب اجر و ثواب بھی ہو گا۔

1213- اگر کوئی شک کے دن روزہ رکھے اور جبکہ شعبان کا آخری دن ہو یا کسی روزہ کی قضاء کی نیت سے اس دن کو روزہ رکھے اور پھر روزہ توڑنے کا

ارادہ کرے مگر پھر انکشاف ہو کہ آج رمضان کا روزہ ہے اور اس نے افطار نہ کیا ہو اور روزے کی نیت کر لے تو اس کا روزہ صحیح ہو گا اور اس پر کچھ لازم نہیں۔

1214- شک کے دن واجب ہے کہ شعبان ہی کی نیت سے قضاء یا استحباب کا روزہ رکھ لے اگر بعد میں ثابت ہو کہ رمضان شروع ہو گیا ہے تو یہ روزہ رمضان کا شمار ہو جائے گا لیکن رمضان کی نیت کی تجدید ضروری ہے چاہے اس کا علم زوال کے بعد ہو یا پہلے۔

1215- اگر شک کے دن رمضان کے روزہ کی نیت سے روزہ رکھے تو اس کا روزہ باطل ہے ہاں اگر دن کے وقت اس کو معلوم ہو کہ واقعا آج رمضان کا روزہ ہے تو نیت کی تجدید کر لے اس کا روزہ صحیح ہو گا۔

1216- یہ جائز نہیں ہے کہ شک کہ دن شعبان اور رمضان دونوں میں متردد ہو کر روزہ کی نیت کرے یعنی اس طرح کہے کہ اگر یہ شعبان کا روزہ ہوا تو مستجاب کی نیت ہو گی اور اگر رمضان کا ہوا تو وجوب کی نیت ہو گی۔ اس طرح اس کا روزہ باطل ہو گا۔

1217- اگر شک کی رات کو روزہ کی نیت ترک کر دے اور افطار کی نیت سے، رات گزارے پھر دن کے وقت معلوم ہو کہ آج رمضان ہے تو اگر کوئی مفطر بجا لا چکا ہے تو باقی دن میں بھی کھانے پینے سے پرہیز کرے اور بعد میں اس دن کے روزہ کی قضا کرے اسی طرح اس نے اگر کھایا پیا نہیں مگر زوال کے بعد علم ہو کہ آج رمضان ہے تب بھی قضاء لازم ہے لیکن اگر زوال سے قبل یہ علم ہو جائے اور اس نے کسی مفطر کا استعمال نہ کیا ہو تو اس کا روزہ صحیح ہو گا اور اس پر کچھ لازم نہیں ہے۔

1218- اگر رات کو روزہ کی نیت کر کے سو جائے اور اگلے دن مغرب تک سوتا

رہے تو اس کا روزہ صحیح ہو گا۔

1219- اگر روزہ کی نیت کرے سارا دن بے ہوش رہے تب بھی اس کا روزہ صحیح ہے اور اس پر قضاء واجب نہیں ہے۔

1220- اگر بغیر نیت کے اول وقت میں سو جائے اور ظہر سے پہلے جاگ کر نیت کر کے اگر افطار نہ کیا ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

1221- اگر مندرجہ بالا صورت میں ظہر کے بعد جاگا ہو تو اس پر قضا لازم ہے۔

1222- اگر صبح تک کوئی مفطر استعمال نہ کرے اور اس کے ذمے کوئی غیر معین واجب روزہ ہو مثلاً "قضاء رمضان یا کفارہ یا نذر کا تو زوال سے قبل روزہ کی نیت کر سکتا ہے اور روزہ بھی صحیح ہو گا۔

1223- ایک روزہ سے دوسرے کی طرف عدول کرنا جائز نہیں چاہیے عدول واجب سے واجب کی طرف ہو یا مستحب سے مستحب کی طرف یا واجب سے مستحب یا مستحب سے واجب کی طرف

1224- تمیز بچہ اگر روزہ رکھے تو اس کا روزہ بھی صحیح ہے اور اس کو اجر و ثواب بھی ہو گا۔ جیسا کہ نماز کے احکام میں گزر چکا ہے۔

1225- مرتد اگر توبہ کرے اور اسلام کی طرف رجوع کرے تو ارتداد کے ایام کے واجب روزوں کی قضا اس پر واجب ہو گی۔

1226- اگر کافر اسلام لے آئے تو اس پر کفر کے زمانہ کے روزوں کی قضا واجب نہیں ہے۔

علامات ماہ رمضان کا بیان

1227- ہمارے نزدیک رویت ہلال رمضان کے متعلق وہ تمام قواعد و علامات غیر معتبر ہیں جو مختلف قسم کے تجربوں کے ذریعے سے منازل ماہتاب کے

حساب سے مقرر کئے جاتے ہیں جیسا کہ کہتے ہیں گذشتہ سال کے ماہ رمضان کا پانچواں دن اگلے سال کی پہلی تاریخ کے موافق ہوتا ہے۔

بلکہ ہمارے نزدیک معتبر طریقہ وہ ہے کہ جس کو شریعت نے مقرر کیا ہے مثلاً "دو عادلوں کی گواہی شہرت اور ماہ شعبان کے تیس روز پورے ہونا وغیرہ جن کو ہم آگے بیان کریں گے۔

1228- جو شخص ماہ رمضان کا چاند دیکھے چاہے مرد ہو یا عورت عادل ہو یا غیر اس پر اگلے دن روزہ رکھنا واجب ہو گا اسی طرح جو شخص خود شوال کا چاند دیکھ لے اس پر افطار واجب ہوتا ہے۔

1229- چاند دو عادل مردوں کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے چاہے وہ حاکم شرع کے نزدیک گواہی دیں اور ان کی شہادت سے حاکم کے نزدیک چاند ثابت ہو جائے یا کسی مکلف کے سامنے گواہی دیں۔

1230- شہرت سے بھی چاند ثابت ہوتا ہے یعنی جب خلق کثیر اس کی رویت کی گواہی دے تو مکلفین پر روزہ رکھنا واجب ہو گا مگرچہ ان کی عدالت ثابت نہ ہو۔

1231- ہمارے نزدیک عورتوں کی شہادت سے چاند ثابت نہیں ہوتا اگرچہ وہ عادل ہوں اور عورت کی گواہی شرعی حجت نہیں ہے۔

1232- اگر بہت سی عورتیں رویت ہلال کا دعویٰ کریں جس سے علم و یقین پیدا ہو جائے تو رویت ثابت ہوگی اگرچہ یہ دو عادلوں کی گواہی ثابت نہیں بلکہ علم و یقین سے پیدا ہوئی ہے جو کہ قطعی حجت ہیں۔

1233- اگر حاکم شرعی چاند کے ہو جانے کا فیصلہ دے دے تو روزے رکھنا واجب ہو گا لیکن اگر یہ یقین ہو جائے کہ اس کو اس فیصلے میں اشتباہ ہوا ہے تب روزہ رکھنا واجب نہیں مثلاً "انہوں نے ایسے دو شخصوں کی گواہی

پر فیصلہ دیا ہو جن کے متعلق وہ عادل ہونے کا معتقد ہو اور وہ درحقیقت فاسق اور دروغ ہوں۔

1234۔ اگر چاند کسی ایک جگہ شرعی طور پر ثابت ہو جائے تو گرد و نواح کے لوگوں پر اور اس کے قریبی ہم افق شہروں اور دیہاتوں میں رہنے والوں کے لئے بھی ثابت ہو جائے گا۔

1235۔ اگر مشرقی شہروں میں چاند ثابت ہو جائے تو مغربی شہروں میں بطریق اولیٰ ثابت ہو گا۔ لیکن اگر مغربی شہروں میں ثابت ہو اور مشرقی شہروں میں ثابت نہ ہو تو اہل مشرق کے لئے ثابت نہیں ہو سکتا مثلاً ”اگر کویت و احساء میں ثابت ہو تو حجاز والوں کیلئے اثبات ہو گا اور اگر ایران و عراق میں ثابت ہو ہو تو ترکی، سوريا مصر والوں کے لئے بھی ثابت ہو گا اور اس کے برعکس ثابت نہ ہو گا پس مشرقی شہروں میں رویت مغربی شہروں کے لئے حجت ہے اور برعکس نہیں کہ وہ مغربی شہروں میں رویت مشرقی شہروں کے لئے بھی حجت ہو۔

1236۔ اگر مکلف کفار کے ہاں قیدی ہو یا اسلامی شہروں سے دور ہو تو اس کو رمضان کے چاند کا علم حاصل ہونا ممکن نہ ہو اور کوئی وسیلہ بھی میسر نہ ہو تو وہ اپنے ظن پر عمل کرے گا اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو سال بھر میں خود تیس دن مقرر کر لے اور ان میں روزے رکھ لے۔

1237۔ اگر سال میں تیس مقرر کردہ دنوں میں روزے رکھنے کے بعد معلوم ہو کہ سب کے سب رمضان کے دن تھے یا بعض شوال کے تھے تو اس کے روزے صحیح ہوں گے اور قضاء کی ضرورت نہیں ہے۔

1238۔ اگر بعد میں یہ ثابت ہو کہ بعض روزے رمضان کے تھے اور بعض شعبان کے تو شعبان میں واقع ہونے والے روزوں کو از سر نو رکھنا ہو گا۔ اگر

یہ ثابت ہو کہ سب کے سب شعبان یا اس سے قبل کے تھے تو سب کی قضاء واجب ہوگی۔

1239- اگر ساری عمر اس کو رمضان کا صحیح علم حاصل نہ ہو سکے تو اس پر کچھ لازم نہیں اور وہ بطور اندازہ جو روزے رکھ چکا ہے وہی کافی ہوں گے۔

1240- اگر طبعیت آمادہ ہو تو مستحب ہے کہ روزہ افطار سے قبل نماز مغرب پڑھ لے۔

1241- اگر آدائی نہ ہو اور بھوک پیاس کا غلبہ ہو تو مغرب کی نماز کو افطار سے موخر کرنا مستحب ہے۔

1242- اگر کوئی افطار کے لئے اس کے انتظار میں ہو تو نماز کو افطار سے مؤخر کرنا مستحب ہے۔

1243- روست ہلال کے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے اور احوط ہے کہ اس کو ترک نہ کرے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى خلقى وخلقت وقد رمنازك وجعلك مواقیت للناس
اللهم اهله علينا اهلالاً مباركاً اللهم اهله علينا بالسلامة
والاسلام والیقین والایمان اللبر والتقوى والتوفیق لما تحب وترضى

شرائط روزہ

روزہ کے وجوب و صحیح ہونے کے شرائط مندرجہ ذیل ہیں

شرط اول: بلوغ۔ پس روزہ نابالغ پر واجب نہیں ہے۔

1244- مردوں کے لئے علامات بلوغ تین ہیں۔ (1) پندرہ سال کا مکمل ہونا۔

(2) زیر ناف سخت بالوں کا اگنا۔ (3) احتلام

1245- ان تینوں میں سے ہر ایک علامت بلوغ کی علامت ہے۔ پس جو بھی کسی بچے میں پہلے ظاہر ہو جائے وہ بالغ شمار ہو گا۔ پس اگر زیر ناف سخت بال آگ جائیں یا پندرہ سال سے قبل احتلام ہو تو وہ شرعی طہوض پر شریعت کا مکلف ہو گا اسی طرح اگر وہ سن بلوغ کو پہنچے اور دیگر دو علامتوں میں سے کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو اس پر احکام شریعت کی پابندی کرنا واجب ہو گا۔

1246- عورتوں کے لئے علامات بلوغ تین ہیں - (1) نو سال کی عمر پوری ہونا۔ (2) سخت بالوں کا زیر ناف آگنا۔ (3) حیض کا آنا۔

1247- نو برس مکمل ہونے سے پہلے نہ تو عورتوں کے سخت بال آگتے ہیں نہ حیض آتا ہے۔

1248- مردوں، عورتوں کی علامات، روزہ واجب ہونے کے لئے شرط ہیں اگرچہ ان شرائط کے بغیر بھی ان سے یہ روزہ صحیح ہو گا چونکہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ میٹرنیج اور بچی کی عبادت صحیح ہے اور اللہ قبول فرماتا ہے اور از راہ لطف بچوں کو عبادات کا ثواب دیا جاتا ہے۔

1249- سرپرستوں کے لئے مستحب ہے کہ وہ میٹرنیجوں کو نماز، روزہ کی پابندی کرا کے عادی بنائیں بشرطیکہ ان میں عمل کی طاقت اور استعداد ہو۔

1250- پھر سال میں بچے کو عبادات کا عادی بنانا شروع کر دینا چاہیے اور ساتویں سال کے لئے احادیث میں تاکید وارد ہے۔

دوسری شرط عقل

1251- یہ روزہ کے صحیح اور واجب ہونے میں شرط ہے اسی وجہ سے مجنون پر نہ روزہ واجب ہے اور اگر وہ رکھے تو شرعاً صحیح نہ ہو گا۔

1252- اگر جنون چند روز تک واقع ہوتا ہو یا ایک دن اور چند روز افاتہ ہوتا

ہو تو اتفاقہ کے ایام میں روزہ واجب ہو گا۔

1253- بے ہوشی کے متعلق پہلے حکم شرعی بیان کیا جا چکا ہے اگر بے ہوشی

سارا دن طاری رہے تو روزہ صحیح نہ ہو گا اور قضاء لازم ہو گی۔

1254- اگر مکلف روزہ کی نیت کرے اور پھر بے ہوش ہو جائے تو روزہ

صحیح ہو گا۔

تیسری شرط ”اسلام“

1255- اسلام روزہ کے صحیح ہونے کے لئے شرط ہے۔

1256- تمام عبادات کفار پر واجب ہیں مگر ان سے صحیح نہیں ہیں چونکہ ان

سے قربت کی نیت درست نہیں ہو سکتی جو کہ عبادات کی روح ہے اور ارشاد

باری تعالیٰ ہے انما یتقبل اللہ من المتقین۔ اللہ تعالیٰ صرف متقی

لوگوں کا عمل قبول کرتا ہے۔ اور ایمان اصل تقویٰ اور عمل کی بنیاد ہے جو

کہ کفار میں مفقود ہے اس کے متعلق پہلے ہم تشریح کر چکے ہیں۔

چوتھی شرط - عورت کا پاک ہونا

1257- عورت کا حیض و نفاس سے پاک ہونا روزہ کی صحت اور اس کے

وجوب کے لئے شرط ہے پس اگر عورت ایک لحظہ بھی حیض یا نفاس کا خون

دیکھ لے چاہے وہ ایک قطرہ ہو تو اس کی قضاء واجب ہو گی۔

1258- اگر زوال کے بعد عورت خون دیکھے تو اس کے لئے مغرب تک

مفطرات سے پرہیز کرنا مستحب ہے۔

پانچویں شرط۔

1259- روزے کی پانچویں شرط توطن ہے یعنی یا وطن میں رہنا یا کسی اور جگہ

دس روز کے قیام کی نیت سے رہنا جو کہ بحکم وطن شمار ہوتا ہے۔ اس کے تفصیلی احکام نماز قصر کے بیان میں گزر چکے ہیں۔

1260- حج کے ایام میں قربانی کے بدلے تین دن روزہ رکھنا مندرجہ بالا حکم سے مستثنیٰ ہے جو شخص قربانی کے دن قربانی کا حیوان نہ رکھتا ہو اس پر واجب ہے کہ دس روزے رکھے تین حج کے موقع پر اور سات گھر واپس آکر حج کے موقع پر وہ ساتویں، آٹھویں اور نویں تاریخ کو روزے رکھے۔

1261- جو شخص احکام قصر سے نا آشنا ہو اور لا علمی کی وجہ سے سفر میں روزہ رکھ لے تو اس کا روزہ صحیح ہو گا اور کافی ہو گا۔

1262- جو شخص جان بوجھ کر مغرب سے پہلے عرفات سے چل پڑے وہ قربانی کے بدلے اٹھارہ روزے رکھے گا۔ اگر قربانی پر قادر نہ ہو۔

1263- اگر سفر میں روزہ رکھنے کی نذر کی ہو تو سفر میں روزہ صحیح ہو گا۔

1264- مسجد نبوی میں نماز حاجت پڑھنے کے لئے تین دن روزہ رکھنا صحیح ہے۔

1265- احوط یہ ہے کہ سفر میں مستحب روزہ نہ رکھے اگرچہ بعض علماء اس کے جواز کے قائل ہوئے ہیں۔

چھٹی شرط۔ صحت بدن

1266- روزہ کے صحیح اور واجب ہونے کے لئے صحت و سلامتی شرط ہے پس اگر مریض کو معلوم ہو کہ روزہ ضرر پہنچائے گا تو اس پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے بلکہ حرام ہے چاہے اس سے مرض کی شدت کا اندیشہ ہو یا طول کا اسی طرح اگر صحیح و سالم شخص کو روزہ سے مرض پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تب

بھی یہی حکم ہے۔

1267- سلامتی سے مراد تمام اعضاء و جوارح کی سلامتی بھی ہے۔ مثلاً "آنکھ، کان، ناک وغیرہ پس اگر روزہ سے آنکھ کو ضرر پہنچتا ہو اور آشوب چشم یا ضعف بصارت کا موجب ہو، تب بھی روزہ رکھنا حرام ہے۔ اسی طرح بدن کے لئے ہر قسم کا ضرر پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھے۔

1268- اگر مکلف مریض کو یقین ہو کہ روزہ اس کے لئے ضرر رساں نہیں تو روزہ رکھنا واجب ہو گا۔

1269- مرض پیدا ہونے یا نہ ہونے یا ضرر پہنچنے کا علم یا تجربہ سے حاصل ہو گا۔ یا کسی حاذق طبیب کی تصدیق سے۔

1270- جو کسی بیماری کی وجہ سے ماہ رمضان کے روزے رکھنے سے عاجز ہو اور اسی ماہ میں فوت ہو جائے تو اس پر قضا واجب نہیں ہے اسی طرح اگر اس کی بیماری طول پکڑ جائے اور وہ قضاء نہ کر سکے تب بھی اس پر قضا واجب نہیں چونکہ وہ روزہ کا مکلف نہیں ہے جس کے لئے صحت شرط ہے۔

1271- جس کی بیماری اگلے رمضان تک جاری رہے اور سال بھر اس کو اتفاق نہ ہو تب بھی اس سے قضاء ساقط ہے لیکن وہ ہر روزہ کے بدلے ایک مد یعنی تین پاؤ کھانا کفارہ کے طور پر دے گا۔

1272- اگر دو سال کے ماہ رمضان کے درمیان اس ایام کے لئے تندرست ہو جائے کہ وہ اپنے روزے قضاء کر سکے مگر سستی کرے تو مستقبل میں اس پر قضا کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

1273- ماہ رمضان میں اختیاری طور پر سفر کرنا جائز ہے۔

1274- اگر کسی پر ماہ رمضان کے علاوہ کوئی معین واجب روزہ ہو، مثلاً "نذر یا عہد قسم کا تو بغیر مجبوری کے وہ سفر نہ کرے بلکہ اگر وہ سفر کے دوران بھی

ہو تو ان معین ایام میں روزہ رکھنے کے لئے مقیم ہو جائے۔
 1275۔ جن حضرات کے لئے ماہ رمضان میں روزہ نہ رکھنا شرعاً جائز ہے ان میں وہ حاملہ عورت بھی شامل ہے جس کو روزہ ضرر پہنچائے یا اس کے حمل کے لئے نقصان دہ ہو بلکہ اس کے لئے روزہ رکھنا حرام ہے اور اس پر قضاء لازم ہے اور چاہیے کہ وہ ہر روز کے بدلے ایک یا دو مد اپنے مال سے صدقہ بھی دے۔

1276۔ بچے کو دودھ پلانے والی عورت کے لئے بھی اس صورت میں روزہ ترک کرنا جائز ہے اگر اس کا دودھ کم ہو اور روزہ اس کو نقصان پہنچائے یا روزہ سے شیر خوار بچے کو دودھ کی قلت کے سبب نقصان پہنچے اور اس پر قضاء لازم ہے نیز وہ ہر روز کے بدلے ایک یا دو مد کھانا اپنے مال سے صدقہ دے چاہے وہ خود بچے کی ماں ہو یا اجرت پر دودھ پلاتی ہو یا بلا اجرت پلاتی ہو۔

1277۔ جس شخص کو پیاس کی بیماری ہو اور وہ روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو یا روزہ اس کے لئے تکلیف دی اور ناگوار ہو تو اس کے لیے افطار کرنا جائز ہے۔ لیکن چاہیے کہ بقدر ضروریات پانی ہے۔ اور ہر روز کے بدلے ایک پادو مد صدقہ بھی دے۔

1278۔ بوڑھا مرد یا بوڑھی عورت اگر روزہ نہ رکھ سکتے ہوں یا ان پر روزہ شاق ہو تو دونوں روزہ ترک کر سکتے ہیں لیکن ہر روزہ کے بدلے ایک یا دو مد کھانا بطور صدقہ دیں گے۔

1279۔ جس شخص کو پیاس کی بیماری ہو اگر وہ اپنی بیماری سے شفا یاب ہو جائے تو اسی سال کے روزوں کی قضاء کرے اور گزشتہ متعدد سال اگر مسلسل بیماری میں گزرے ہوں تو ان کے روزوں کی قضاء واجب نہیں ہے اسی

طرح بوڑھا مودیا بوڑھی عورت اگر کسی سال روزہ رکھنے کی قوت محسوس کریں تو اسی سال کے روزے رکھیں گے۔

1280- ماہ رمضان میں سفر کرنا جائز ہے اگرچہ قصد صرف روزہ سے گریز کرنے کا ہو لیکن حج سنت یا عمرہ مستحبہ کے قصد کے علاوہ کسی اور قصد کے لئے سفر کرنا مکروہ ہے۔

اگر حج واجب ہو تو اس کے لئے سفر بھی واجب ہو گا اگرچہ وہ رمضان میں ہی کیوں نہ ہو۔ مگر یہ اس صورت میں ہے جیسا کہ پہلے زمانوں میں لوگ اونٹوں پر حج کا سفر کرتے تھے اور کئی کئی ماہ سفر میں لگ جاتے تھے مگر آج کل یہ صورت ناپید ہے چونکہ جدید وسائل سفر نے بعید کی منزلیں بھی قریب کر دی ہیں اور مہینوں کی مسافت گھنٹوں میں طے ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے خدا ایسی چیزیں پیدا کرے گا جو تم نہیں جانتے۔ بیشک وہ مزید بھی ایسی چیزیں خلق فرمائے گا جن کو ہم اب تک نہیں جانتے وہ چاہتا ہے انجام دیتا ہے اور جو ارادہ فرماتا ہے حکم کرتا ہے۔

1281- اگر ماہ رمضان کے تیس دن گزر جائیں تو اس کے بعد سفر کرنے میں کوئی کراہت نہیں ہے۔

1282- جس شخص کو شریعت نے ماہ رمضان میں روزہ ترک کرنے کی اجازت دی ہے اس کے لئے پر ہو کر کھانا پینا مکروہ ہے۔

مفطرات کا بیان

1283- اول و دوم جو چیزیں روزہ کو باطل کر دیتی ہیں اور ان سے امساک واجب ہے، وہ یہ ہیں کھانا پینا چاہے زیادہ ہو یا کم چاہے پانی کا ایک قطرہ ہو یا رائی کا ایک ذرہ

1284- جو چیز عادتاً "نہیں کھائی پی جاتی وہ بھی مبطل روزہ ہے۔ مثلاً" کوئلہ، خشک مٹی، گیلی مٹی، درختوں پتوں کا نکلا ہوا، عرق یا دواء کے لئے نچوڑا ہوا پانی۔

1285- تھوک کا نگلنا نہ روزہ کے لئے مضر ہے نہ مبطل ہے اگرچہ زیادہ ہو اور اگرچہ کھٹی چیزوں کے تصور سے یا لذیذ مشروبات و ماکولات کے خیال سے منہ میں جمع ہو جائے مگر شرط ہے کہ منہ سے باہر نہ نکلے۔

1286- اگر روزہ دار تھوک منہ سے باہر نکال کر پھر عدا "منہ میں داخل کر کے نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہو گا اور اس پر قضاء و کفارہ واجب ہو گا بلکہ اگر روزہ دار کسی تاگے کو لعاب سے ترک کے اور پھر منہ میں داخل کرے اور اس پر لگی ہوئی تھوک نکل لے یا تر مسواک کو منہ میں لگا کر پھر نکالے پھر داخل کرے تو اس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے اور کفارہ و قضاء دونوں لازم ہو جاتے ہیں۔

1287- اگر کوئی شخص دانتوں کے درمیان اٹکے ہوئے کھانے کے ذرات کو نگل لے تو اس پر بھی قضاء کفارہ عائد ہو گا۔

1288- وہ اخلاط جو سر یا سینے سے جدا ہو کر حلق تک آجائیں تو اگر منہ میں آنے سے قبل ان کو نگل لے تو کوئی ہرج نہیں لیکن اگر منہ میں آجائیں اور پھر نگل لے اور عدا "ایسا کرے تو اس پر قضاء و کفارہ لازم ہو گا۔

1289- اگر سہوا "یا نسیاناً کوئی شخص روزہ کی حالت میں کھاپی لے یا کوئی چیز نگل لے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

1290- جو شخص روزہ رکھنا چاہے اس پر کھانے کے بعد دانتوں کا خلال واجب نہیں ہے اگر احتمال ہو کہ غذا کے ذرات دانتوں سے منہ میں آجائیں گے

- لیکن اگر اس بات کا یقین ہو تو خلال واجب ہو گا۔
- 1291- سوئی وغیرہ کے ذریعہ سے کسی چیز کو بدن، رگ یا پٹھوں میں داخل کرنا مبطل روزہ نہیں ہے۔
- 1292- آنکھ اور کان میں دواء ٹپکانا بھی مبطل نہیں ہے اسی طرح ناک میں ڈالنا بھی مضر نہیں بشرطیکہ ناک سے حلق کی طرف سرایت نہ کرے، ورنہ مبطل ہو گا۔
- 1293- آلہ تناسل میں دواء ڈالنا روزہ باطل ہونے کا موجب نہیں ہے۔

سوم غبار

- 1294- غبار سے اجتناب کرنا واجب ہے چاہے وہ غلیظ ہو یا تلی حلال ہو یا حرام مثلاً "آنا، مٹی تو عدا" اس کا پیٹ تک پہنچانا قضاء و کفارہ کا موجب ہے۔
- 1295- دھویں سے اجتناب کرنا بھی واجب ہے لیکن اگر وہ بالکل معمولی ہو تو کوئی ہرج نہیں مگر سگریٹ وغیرہ پینا مبطل روزہ ہے۔

چہارم جماع

- 1296- جماع آلہ تناسل کے سر کے داخل ہونے سے مستحق ہوتا ہے اور اگر آلہ بریدہ ہو تو اس کی موجودہ مقدار کے دخول سے متحقق ہو گا چاہے دخول آگے کی طرف سے ہو یا پیچھے کی طرف سے فاعل ہو یا مفعول، بڑا ہو یا چھوٹا، مرد ہو یا عورت، زندہ ہو یا مردہ انزال واقع ہو یا نہ ہو۔
- 1297- اگر نعوذ باللہ روزہ دار کسی حیوان سے وطی کرے یا حیوان اس سے

وہی کرے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا اور قضاء کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

1298- اگر روزہ دار عیاذ باللہ اپنا آہ بدن کی مقررہ شرمگاہوں کے علاوہ اور سوارخ میں داخل کرے تو اس سے روزہ باطل نہ ہو گا اگرچہ روزہ دار اس سے فعل حرام اور گناہ کا مرتکب ہو گا۔

1299- اگر اتزال کے قصد کے بغیر انگلی داخل کرے تو روزہ باطل نہ ہو گا۔

1300- اگر کسی مخصوص مقام میں سر آہ سے کم مقدار داخل کرے اور اتزال نہ ہو تو روزہ باطل نہ ہو گا اگرچہ اس فعل کا ارتکاب گناہ اور فعل حرام ہے۔

1301- اگر کسی کو جماع پر سختی سے مجبور کیا جائے تو روزہ باطل نہ ہو گا لیکن سختی زائل ہوتے ہی فوراً "اخراج واجب ہے۔"

1302- سہواً یا نسیاناً جماع کرنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا مگر متوجہ ہونے پر واجب ہے کہ فوراً علیحدہ ہو جائے اسی طرح نیند کی حالت میں جماع کرنے سے بھی روزہ باطل نہ ہو گا۔ مگر جاگنے پر فوراً علیحدہ ہو جائے۔

1303- ان مندرجہ بالا صورتوں میں واجب ہے کہ آلہ کا اخراج لذت کے قصد سے نہ ہو۔

1304- اگر دخول کے بغیر محض چھیڑ چھاڑ کا قصد ہو تب بھی یہ بذات خود فعل حرام اور موجب گناہ ہے۔ اور بلا قصد و اختیار اگر دخول ہو جائے تو فوراً "اخراج واجب ہے اور روزہ باطل نہ ہو گا۔"

1305- اگر دخول کا قصد کرے لیکن اس پر قادر نہ ہو سکے تب بھی اس کا روزہ باطل ہو گا۔

1306- اگر ریشم یا نائلون وغیرہ میں آلہ کو پلیٹ کر بمقدار سر آلہ کو داخل کرے تب بھی فعل حرام کا ارتکاب ہو گا اور روزہ بھی فاعل و مفعول دونوں کا باطل ہو گا۔

1307- اگر خنششی خنششی کے ساتھ دخول کرے چاہے قبل میں ہو یا دیر میں تو دونوں کا روزہ باطل نہ ہو گا چونکہ دونوں کا مرد ہونا ثابت نہیں اسی طرح اگر خنششی عورت کے ساتھ دخول کرے تب بھی یہی حکم ہے لیکن یہ فعل اس کے لئے گناہ اور حرام ہو گا۔

1308- اگر مرد خنششی کے ساتھ دیر میں دخول کرے تو دونوں کا روزہ باطل ہو گا۔

1309- اگر مرد خنششی کے ساتھ قبل میں دخول کرے اور خنششی عورت کے ساتھ دخول کرے اور انزال ہو جائے گا مرد عورت دونوں کا روزہ باطل ہو جائے تا اور وہ فعل حرام کے مرتکب ہوں گے۔

1310- اگر مندرجہ بالا صورتوں میں جماع کرنے میں روزہ فاسد کرنے کی نیت اور ارادہ شامل ہو تو حتماً "روزہ باطل ہو گا اور فعل حرام کا ارتکاب بھی ثابت ہو گا۔

1311- اگر روزہ توڑنے کے قصد کے بغیر ایسا کرے اور شک ہو کہ مقدار سر آلہ کا دخول ہوا یا نہیں تو روزہ باطل نہ ہو گا اگرچہ ایسا کرنے والا گناہ گار اور مرتکب حرام ہو گا۔

1312- عورتوں کا چھٹی کھیلنا بھی روزہ کی حالت میں مبطل روزہ نہیں لیکن اگر ان کا قصد انزال اور روزہ باطل کرنے کا ہو تو مبطل ہے اگرچہ بہر صورت ایسا فعل موجب گناہ اور حرام ہے۔

1313- اگر مرد اپنی زوجہ کے ساتھ طلوع فجر سے قبل جماع کر رہا ہو اور اثناء میں طلوع فجر واقع ہو جائے تو ان کا فوراً علیحدہ ہونا واجب ہے ورنہ دونوں پر قضاء و کفارہ واجب ہوں گے اس مسئلہ کی تین صورتیں ہیں۔

1314- اول۔ اگر انہوں نے پہلے یہ اطمینان کر لیا ہو کہ ابھی وقت وسیع ہے اور جماع میں مشغول ہوئے ہوں اور اثناء میں صبح صادق طلوع ہو جائے تو ان کا روزہ باطل نہ ہو گا اور نہ ان پر کچھ عائد ہو گا۔

1315- دوم۔ اگر ان کو ظن ہو کہ وقت وسیع ہے مگر انہوں نے پوری تحقیق نہ کی ہو اور اثناء فعل میں صبح ہو جائے تو ان پر صرف قضاء لازم ہو گی نہ کفارہ۔

سوم۔ اگر ان کو علم ہو کہ وقت تنگ ہے مگر وہ پرواہ کئے بغیر جماع میں مشغول ہو گئے ہوں تو ان پر قضاء و کفارہ دونوں واجب ہوں گے اور ان تینوں صورتوں میں شوہر و زورجہ کا حکم ان کے قصد و نیت اور مراعات وقت یا مراعات وقت کے لحاظ سے متعین ہو گا۔

پنجم استمناء

1317- استمناء کا مطلب یہ کہ ایسا فعل انجام دینا جو منی خارج ہونے کا موجب ہو چاہے یہ مرد سے صادر ہو یا عورت سے چاہے ہاتھ کے ذریعے سے ہو یا پھونے یا بوسہ دینے سے یا عورت یا لڑکے کو گھور کر دیکھنے سے یا جماع یا کسی اچھی صورت کا تخیل کرنے سے اس قسم کے فعل کا ارتکاب روزہ کو توڑ دیتا ہے اور قضاء و کفارہ کا موجب ہوتا ہے۔

1318- اگر استمناء کرے اور یہ قصد کرے کہ اس کی منی خارج ہو تو روزہ باطل ہو گا۔ چاہے منی کو خارج نہ کر سکے۔

1319- اگر امور مذکورہ کا ارتکاب کرے اور استمناء کا قصد نہ ہو تو روزہ باطل نہ ہو گا مگر وہ ایسے کرنے سے فعل حرام کا مرتکب ہو گا۔

1320- اگر امور مذکورہ کا ارتکاب کرے اور استمناء کا قصد نہ کرے اور نہ خروج منی کا ارادہ کرے اور اس کو یقین ہو یا اس کی عادت ہو کہ ایسے موقع پر اخراج منی نہ ہو مگر اتفاق سے منی خارج ہو جائے تو اس کا روزہ باطل نہ ہو گا اور اس پر کچھ لازم نہ ہو گا لیکن احوط یہ ہے کہ اس دن کے روزہ کی قضاء کرے اور کفارہ عائد نہ ہو گا خصوصاً "جبکہ بوسہ یا چھیڑ چھاڑ کرنے سے ایسا ہوا ہو۔"

1321- اگر امور مذکورہ کا ارتکاب کرے اور اس کی عادت ہو کہ ایسے موقع پر انزال ہو جاتا ہو، تو اس پر قضاء و کفارہ دونوں واجب ہوں گے اگرچہ استمناء کا قصد نہ ہو۔

1322- ماہ رمضان میں دن کو اگر سو جائے اور احتلام ہو جائے اور منی خارج ہو تو روزہ باطل نہ ہو گا۔

1323- احتلام کے بعد پیشاب کرنے یا استبراء کرنے میں کوئی مانع نہیں ہے اگرچہ اس میں منی کا اخراج ہو جائے۔

1324- روزہ دار کے لئے دن کو سونا جائز ہے اگرچہ اس کو یقین ہو کہ وہ

سونے سے محتلم ہو جائے گا اگرچہ بہتر ہے کہ اس کو ترک کرے اگر ترک کرنے میں کوئی مضائقہ نہ ہو۔

ششم۔ جنابت کی حالت پر باقی رہنا

1325۔ اگر کوئی رات کو جنب ہو جائے اور عدا "صبح صادق کے طلوع ہونے تک جنابت پر باقی رہے تو اگر وہ بغیر غسل کے روزہ رکھے تو روزہ باطل ہو گا۔ چاہے ماہ رمضان کا روزہ ہو یا قضاء ماہ رمضان کا۔

1326۔ احوط یہ ہے کہ روزہ کی تمام اقسام اسی طرح ہیں خصوصاً واجب روزہ میں۔

1327۔ حیض، نفاس اور استحاضہ کا حکم بھی جنابت کی طرح ہے روزہ کی تمام اقسام میں احتیاطاً ان حالات میں قضاء بجالانی ہو گی۔

1328۔ اگر روزہ دار صبح کو احتلام کے ساتھ واقع ہونے والی جنابت محسوس کرے تو اس پر کچھ لازم نہیں صرف غسل کرے گا۔ اور روزہ درست ہو گا۔

1329۔ اگر رات کو جنب ہو جائے اور صبح تک عدا "سوتا رہے اور غسل کرنے کی نیت نہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہو گا اور اس پر قضاء و کفارہ واجب ہوں گے۔

1330۔ اگر رات کو جنب ہو جائے اور فجر سے قبل غسل کا ارادہ کر کے سو جائے لیکن فجر کے بعد بیدار ہو تو اس کا روزہ صحیح ہو گا اور اس پر کچھ نہیں ہے نہ قضاء نہ کفارہ۔

1331۔ اگر غسل کرنے کا ارادہ کر کے سو جائے اور فجر سے قبل جاگے لیکن وقت وسیع ہونے کے خیال سے پھر بقصد غسل سو جائے اور طلوع فجر کے

بعد جاگے تو اس پر صرف روزہ کی قضاء لازم ہوگی کفارہ نہ ہوگا۔
 1332- اگر بقصد غسل سو جائے اور پھر جاگے پھر سو جائے پھر جاگے پھر
 سوئے پھر جاگے تو تین مرتبہ سونے اور جاگنے کے بعد اگر طلوع فجر کے بعد
 آخری دفعہ آنکھ کھلے تو اس پر کفارہ اور قضاء دونوں واجب ہوں گے۔
 1333- اگر روزوں سے یا جنابت یا غسل سے بالکل غفلت کر کے سو جائے اور
 طلوع فجر کے بعد جاگے تو اس کا روزہ صحیح ہو گا مگر احتیاط اس میں ہے کہ
 قضاء بھی کرے چونکہ احتیاط راہ نجات ہے۔

ہفتم = معصومینؑ پر جھوٹ بولنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ معصومینؑ اور صدیقہ کبریٰ
 حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہم پر عملاً "جھوٹ بولنا روزہ کو باطل کر
 دیتا ہے۔"

1334- دیگر انبیاء اور اوصیاء بھی چہارہ معصومینؑ کے ساتھ ملحق ہیں ان پر
 جھوٹ بولنا بھی مبطل روزہ ہے۔

1335- معصومین و انبیاء سلف پر عملاً "جھوٹ بولنا روزہ ہے۔"

1336- اگر ان ذوات مقدسہ پر کذب بر سبیل نقل و حکایت ہو تو اس سے
 روزہ باطل نہ ہوگا۔

1337- اگر کوئی خطیب یا راوی حدیث کے صحیح ہونے کا علم رکھتا ہو تو خوب
 ہے ورنہ اگر اس کو حدیث کی صحت کا علم نہ ہو اور ماہ رمضان میں روزہ کی
 حالت میں اس کو بیان کرنا چاہے تو بہتر ہے کہ حدیث کو کسی کتاب یا راوی
 کے حوالہ سے بیان کرے۔ بر سبیل حکایت اور بالجزم معصوم کی طرف نسبت

1338- اگر حدیث کا جھوٹا ہونا یقینی ہو تو کتاب یا راوی کے حوالہ کے باوجود بھی اس کو بیان کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر خود حدیث کو نقل کر کے اس کی نوعیت بھی بیان کر دے تو کوئی ہرج نہیں ہے۔

1339- اگرچہ جھوٹ بولنا مطلقاً حرام ہے لیکن اللہ رسولؐ اور انبیاء اور وادعیاء کے علاوہ کسی پر جھوٹ بولنا مبطل روزہ نہیں اگرچہ گناہ ہے۔

1340- علماء و مجتہدین پر عقائد و احکام شرعیہ میں جھوٹ بولنا بھی قریب ہے کہ مبطل روزہ ہو چونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول آئمہ ہی سے حکایت کر کے احکام بیان کرتے ہیں۔

1341- اگر تقیہ کا تقاضا ہو کہ اللہ اور رسولؐ اور آئمہ معصومینؑ پر جھوٹ بولا جائے یا مجتہدین پر کسی عقیدہ یا حکم شرعی میں از روئے خوف جھوٹ بولا جائے تو روزہ کے بطلان کا موجب نہیں ہے۔

1342- کذب چند طریقوں سے مستحق ہو سکتا ہے یا تو اس طرح کہ سچ کی تردید کرے یا امام کی طرف ایسی بات منسوب کرے۔ جو امام نے نہیں کہی یا امام نے کوئی بات فرمائی ہو اور اس کی نفی کرے یہ تمام صورتیں مبطل روزہ ہیں۔

خود جھوٹی خبر بیان کرنا یا جھوٹی خبر بیان کرنے والے کی تصدیق کرنا دونوں برابر ہیں اور مبطل روزہ ہیں۔

1343- اسی طرح کوئی فرق نہیں کہ کوئی شخص جھوٹ بولے اور خطاب کو معین شخص کی طرف منسوب کرے یا غیر معین کی طرف۔

1344- کوئی فرق نہیں کہ کوئی اپنے کذب میں عاقل کو مخاطب ہو یا ایسے غیر عاقل کو خطاب کرے جو خطاب کو نہیں جانتا

1345- اگر کوئی ماہ رمضان کی رات کو جھوٹی خبر بیان کرے پھر دن کو روزہ کی

حالت میں رات والی خبر کی تصدیق کرے تو اس کا روزہ باطل ہو گا۔
 1346- اگر از روئے لاعلمی یا سہواً "جھوٹ بولے تو اس کے روزہ کو نہ ضرور ہو گا نہ وہ باطل ہو گا۔

1347- اگر از روئے مزاح جھوٹ بولے اور معنی کا قصد نہ کرے تو اس کا روزہ باطل نہ ہو گا۔ لیکن ایسے مزاح سے اعراض کرنا احوط ہے۔

1348- اگر خبر میں سچ کا قصد کرے مگر وہ جھوٹ ثابت ہو تب بھی روزہ باطل نہ ہو گا۔

1349- اگر خبر میں جھوٹ کا قصد کرے پھر ظاہر ہو کہ خبر سچ تھی تو اس کا روزہ باطل ہو گا چونکہ اس نے عداً "جھوٹ کا قصد کیا ہے؟

1350- اگر اللہ رسولؐ اور انبیاء و اوصیاء علیہم السلام پر عملاً "جھوٹ بول کر پھر توبہ کر لے، تب بھی اس کا روزہ باطل ہو گا۔

ہشتم = پانی سر ڈبونا

1351- پانی میں سر کو ڈبونا روزہ کو باطل کر دیتا ہے چاہے صرف سر کو ڈبوئے یا بدن کے ساتھ ڈبوئے چاہے کسی کیفیت سے ڈبوئے روزہ باطل ہو جائے گا

1352- آنکھ اور کان کو اس مسئلہ میں کوئی مداخلت نہیں ہے اور اس میں کوئی اشکال نہیں کہ ان کو پانی میں ڈبو دے اور سر کو پانی سے باہر رکھے۔

1353- سر کو ڈبونا اور آنکھوں اور کانوں کو باہر رکھنا بھی روزہ کو باطل کر دیتا ہے۔

1354- اگر سر کو اس ترتیب سے پانی میں ڈبوئے کہ ایک لخت ایسا نہ کرے بلکہ پہلے سر کا اگلہ حصہ ڈبو کر نکال لے پھر پچھلا حصہ ڈبوئے اور نکال لے پھر

دایاں حصہ اور پھر بایاں حصہ تو اس طرح سے بلا اشکال روزہ باطل نہ ہو

گ۔

1355۔ آب مضاف میں بھی سر کو ڈبونا مبطل روزہ ہے۔

1356۔ اگر سر کو نالکوں سے باندھ لے یا کسی بڑی بوتل میں ڈال لے اور غوطہ لگانے اور پانی نالکوں یا بوتل سے گذر کر سر تک نہ پہنچے تو روزہ باطل نہ ہو گ۔

1357۔ اگر اس طرح سر کو ڈھانپ کر برف میں گیلی مٹی وغیرہ میں ڈبو دے تو روزہ باطل نہ ہو گ۔

1358۔ اگر سر کو مٹی سے یا مہندی سے آلودہ کر کے پانی میں ڈبوئے تو روزہ باطل ہو جائے گ۔

1359۔ اگر سر کو سہوا "یا نسیانا" پانی میں ڈبو لے تو روزہ باطل نہیں ہوتا لیکن متوجہ ہونے پر فوراً "سر کو نکال لینا واجب ہے اگر جلدی سے ایسا نہ کرے تو اس پر قضاء واجب ہوگی۔

1360۔ اگر اپنے آپ کو پانی میں پھینک دے مگر سر کو ڈبونا اس کا مقصد نہ ہو اور برخلاف ظن اس کا سر ڈوب جائے تو روزہ باطل نہ ہو گ۔

1361۔ اگر بلا اختیار پانی میں گر پڑے اور بلا اختیار سر ڈوب جائے تو روزہ باطل نہ ہو گ۔

1362۔ اگر کوئی دوسرا شخص اس کو قہر و جبر کر کے پانی میں غوطہ دے دے تب بھی روزہ باطل نہ ہو گ۔

1363۔ اگر کسی نفس محترم کی جان بچانے کے لئے پانی میں غوطہ لگائے تو روزہ باطل نہ ہو گ۔

1364۔ اگر سر پر اتنا پانی کثرت سے ڈالے کہ اس کے تمام بدن کا احاطہ کرے تب بھی روزہ باطل نہ ہو گ۔

1365۔ اگر مرد یا عورت کا غسل یا عورت کا غسل حیض یا نفاس یا استحاضہ سوائے غسل اور ارتماسی کے ممکن نہ ہو تو واجب ہے کہ وہ تمیم کرے اور غسل اور ارتماسی نہ کرے جبکہ ماہ رمضان میں یا اس کی قضا میں غسل کرنا پڑے یا واجب معین روزہ ہو۔

1366۔ اگر روزہ غیر معین یا واجب موسع کا ہو اور سوائے غسل ارتماسی کے کوئی چارہ نہ ہو تو غسل ارتماسی کر کے کسی دوسرے دن روزہ رکھ لے۔

1367۔ اگر عدا " رمضان میں یا معین روزہ میں غسل ارتماسی کرے تو نہ روزہ صحیح ہو گا نہ غسل جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

1368۔ اگر سوا " یا نسیان " غسل ارتماسی کر لے تو روزہ اور غسل دونوں صحیح ہوں گے۔

1369۔ اگر غیر معین روزہ میں یا موسع روزہ میں ایسا کرے تو غسل صحیح ہو گا۔ مگر روزہ باطل نہ ہو گا۔

1370۔ اگر کسی آبشار کے نیچے یا کثیر بارش میں کسی وسیع پرنا لے کے نیچے یا ٹیوب ویل کے نیچے غسل کرے تو روزہ باطل ہو گا۔ اور غسل صحیح نہ ہو گا چونکہ ان مقامات میں غسل کرنا عرف کے لحاظ سے ارتماسی کے حکم میں ہے۔

1371۔ اگر شک کرے کہ مذکورہ بالا صورتوں میں اس کا غسل ارتماسی تھا نہ یا نہیں تو عدم پر بنا رکھے۔ اور اس کا روزہ اور غسل دونوں صحیح ہیں۔

1372۔ اگر روزہ دار بھول کر غصبی پانی میں غسل کرے تو اس کا غسل اور روزہ صحیح ہو گا۔ بشرطیکہ اس کو پانی کا غصبی ہونا بھی بھول گیا ہو۔

1373۔ اگر روزہ اور پانی کے غصبی ہونے کا علم ہو تو روزہ اور غسل دونوں باطل ہیں۔

1374۔ اگر روزہ تو یاد ہو مگر پانی کا غصبی ہونا بھول جائے تب بھی غسل و

روزہ دونوں باطل ہوں گے۔

1375۔ اگر روزہ بھول گیا ہو مگر پانی کا غصبی ہونا یاد ہو اور غسل ارتماسی کرے تو غسل باطل ہو گا اور روزہ صحیح گا۔

1376۔ اگر کسی کے دو سر برابر ہوں اور اصلی زائد کی تمیز نہ ہو تو دونوں سروں کو ڈبونے سے اجتناب کرنا واجب ہے اور اگر دونوں کو ڈبوائے تب روزہ باطل ہو گا اور ایک کو ڈبونے سے روزہ باطل نہ ہو گا۔

1377۔ اگر دونوں میں سے اصلی سر معلوم ہو تو اسی کو ڈبونے سے روزہ باطل ہو گا دوسرے سے نہیں۔

نہم۔ عدا" قے کرنا

1378۔ عدا" قے کرنا روزہ کو باطل کر دیتا ہے چاہے وہ کسی بیماری کے علاج کے لئے ہو یا مجبوراً" یا بلا وجہ بہر صورت اس سے روزہ باطل ہو جائے گا۔

1379۔ اگر قے بلا اختیار یا سہوا" اور نسیانا" آجائے تو اس سے روزہ باطل نہ ہو گا لیکن اگر قے کا کچھ حصہ نگل لے تو اس پر قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔

1380۔ اگر کوئی بھول کر کوئی چیز کھاپی لے اور حلق تک پہنچنے سے قبل یاد آجائے تو فوراً" اس کو منہ سے نکال دے اور اس کا روزہ صحیح ہو گا۔

1381۔ اگر کوئی چیز بھول کر کھالے اور حلق سے نیچے اتر جائے تو اس پر کچھ لازم نہیں اور اس کا نکالنا واجب نہیں چونکہ اس کا نکالنا حرام اور مفسد روزہ ہے اور اس پر قے کا اطلاق ہو جائے گا۔

1382۔ اگر رات کو کوئی ایسی چیز کھالے جن سے دن کو قے آجاتی ہو تو اگر قے بلا اختیار مجبوراً" آجائے تو احتیاط کے طور پر روزہ کی قضاء کرے اور اگر اختیاری طور پر وہ قے کی موجب ہو یعنی اس کا نکالنا واجب ہو اور وہ اس کے

لئے قے کرے تو اس کا روزہ باطل ہو گا۔

1383۔ اگر کبھی حلق میں اتر جائے تو اگر قے کے بغیر اس کو حلق سے منہ کی طرف نکالنا ممکن ہو تو نکال دے اور اگر قے کے بغیر نکالنا ممکن نہ ہو تو چھوڑ دے اور اس پر کچھ لازم نہیں روزہ صحیح ہے۔

1384۔ اگر قے کو روکنا ممکن ہو اور اس کو روکنے میں کوئی ضرر نہ ہو تو روک لے اور اگر اس کے روکنے سے ضرر کا اندیشہ ہو تو قے کر لے اور بعد میں روزہ کی قضا بجالائے۔

1385۔ ڈکار لینا روزہ کے لئے ضرر رساں نہیں ہے چاہے اختیاراً ہو یا اضطراراً اور اگر یہ علم ہو کہ ڈکار کے ساتھ ضرور کوئی چیز خارج ہو گی تو اختیاراً ڈکار لینا جائز نہیں ہے۔ چونکہ یہ قے کے مشابہ ہو گا۔

1386۔ اگر ڈکار کے ساتھ کوئی چیز پیٹ سے نکل کر منہ تک آجائے تو اس کو باہر پھینک دے اگر نگلے گا تو اس پر قضاء و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

1387۔ اگر بلا اختیار وہ چیز دوبارہ اندر کی طرف چلی جائے تو اس پر کچھ لازم نہیں ہے۔

1388۔ اگر ڈکار لینے سے کوئی چیز اندر سے باہر کی طرف نکلے مگر حلق سے ہی واپس چلی جائے اور منہ کی قضاء تک نہ پہنچے تب بھی اس پر کچھ لازم نہیں ہے۔

وہم - حقنہ کرنا

1389۔ مائع چیز سے حقنہ کرنا روزہ کے باطل ہونے کا سبب ہے چاہے وہ اختیاری ہو یا اضطراری۔

1390۔ کسی جامد چیز کا عقبی طرف میں داخل کرنا چاہے بواسیر والے کے لئے پٹیاں یا شیف لینا اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

مسائل ضروریہ

1391- ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ماں رمضان میں دن کے وقت احتلام ہونے سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔ نیز احتلام کی وجہ سے جنابت پر باقی رہنا بھی حرام نہیں اور نہ ہی فوراً "غسل واجب ہے ہاں اگر وقت وسیع ہو تو غسل کے لئے جلدی کرنا مستحب ہے اور اگر کسی نماز کا وقت تنگ ہو تو فوری طور پر غسل واجب ہے۔

1392- جو شخص رات کو جنب ہو جائے اور فجر سے پہلے غسل کرنے پر قادر نہ ہو یعنی یا بیمار ہو یا وقت تنگ ہو یا پانی ناپید ہو تو اس پر واجب ہے کہ غسل کے بدلے تیمم کر لے تاکہ صبح صادق کے داخل ہونے کے وقت وہ با طہارت ہو اور تیمم کے بعد وہ ہرگز نہ سوئے ورنہ روزہ باطل ہو گا اور یہی حکم حیض یا نفاس والی عورت کا ہے جبکہ وہ رات کو طہارت کر لیں۔

1393- روزہ کی حالت میں کلی کرنے یا ناک میں پانی ڈالنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ پانی شکم میں نہ جائے۔

1394- اگر فریضہ نماز کے لئے وضو کرے اور کلی کرے یا ناک میں پانی ڈالے اور پانی بلا اختیار اس کے شکم میں داخل ہو جائے تو اس کا روزہ صحیح ہو گا اور اس پر کچھ لازم نہ ہو گا۔

1395- اگر منہ پاک کرنے کے لئے یا کھانے کے ذرات دور کرنے کے لئے کلی کرے اور پانی سہواً بلا قصد اندر چلا جائے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

1396- اگر بلا وجہ کلی کرے یا ناک میں پانی ڈالے یا ایسا کرنے کا مقصد محض ٹھنڈک حاصل کرنا ہو یا مستحب وضو کر رہا ہو اور پانی پیٹ میں چلا جائے تو اس پر اس دن کی قضاء واجب ہوگی۔ اگرچہ اس نے بلا قصد ایسا کیا ہو۔

1397- اس میں کوئی حرج نہیں کہ روزہ دار شور یہ درست کرنے کے لئے اس

کو چھک کر تھوک دے دیا کسی بچے یا پرندے کے لئے روٹی کے ٹکڑے دانتوں سے کاٹے تو اگر سہواً کوئی چیز اس کے پیٹ میں چلی جائے تو اس کا روزہ باطل نہ ہوگا اور اس پر کچھ لازم نہ ہوگا۔

1398- اگر از روئے عبث بلا ضرورت ایسا کرے اور کوئی چیز بلا قصد اندر چلی جائے تو اس پر روزہ کی قضا لازم ہوگی۔

1399- اگر روزہ دار کو معلوم ہو کہ اگر وہ مثلاً "فلاں جگہ یا فلاں محفل میں گیا تو اس کو روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے گا تو اس کے لئے وہاں جانام حرام ہے اور اگر وہ وہاں جائے اور اس کو روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے تو اس پر قضاء و کفارہ دونوں لازم ہوں گے بلکہ اگرچہ اس کو بعد میں وہاں مجبور نہ کیا جائے تب بھی یہی حکم ہے چونکہ اس کا مقصد وہاں جانے کا یہ تھا کہ اس کا روزہ تڑوایا جائے اور یہ قصد ہی روزہ توڑنے کا موجب ہے۔

1400- میت کو مس کرنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا اگر رات کو کسی نے میت کو مس کیا ہو اور اس پر غسل مس میت واجب ہو تو اس پر صبح صادق سے پہلے یہ غسل کرنا واجب نہیں ہے جیسا کہ غسل جنابت یا حیض یا نفاس کا حکم ہے۔

موجبات قضاء کا بیان

وہ امور جن سے صرف روزہ کی قضاء لازم ہے اور کفارہ نہیں ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

عہد۱" قے کرنا۔ 2- عورت کا حیض ۰ نفاس ۰ استحاضہ پر باقی رہنا اگر وہ ان سے پاک ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ صبح صادق سے پہلے غسل کر لے۔ 3- جنب والے شخص کا دوسری مرتبہ صبح صادق تک سوتے رہنا جس کے

مفصل فروع کا ذکر ہو چکا ہے۔ 4- از روئے عبث کلی کرنے سے یا محض ٹھنڈک کے لئے کلی کرنے سے یا مستحب وضو کرتے وقت پانی کا اندر چلا جانا۔ (5) اس خیال سے کھانا پینا کہ ابھی رات باقی ہے اور صبح صادق نہیں ہوئی اور تحقیق کے بغیر باوجود تمکین کے لا پرواہی کرنا جبکہ بعد میں معلوم ہو کہ صبح صادق ہو چکی ہے تو اس پر قضاء لازم ہے اور اگر وقت معلوم کرنے کا اس کے پاس کوئی ذریعہ نہ ہو مثلاً "وہ کسی تہ خانہ میں قید ہو یا اندھا ہو اور وقت باقی سمجھ کر کھالے اور بعد میں معلوم ہو کہ وقت نہ تھا تو اس پر کچھ لازم نہیں اس کا روزہ صحیح ہے۔ 6- اگر کسی ایک شخص کی خبر پر اعتماد کرے اور اس کو عادل سمجھ کر اس کے بیان پر غداء کھالے پھر معلوم ہو کہ وقت نہ تھا۔ تب بھی صرف قضاء لازم ہے۔ 7- اگر کوئی شخص اس کو خبر دے کہ وقت داخل ہو گیا ہے اور اس کی بات کو مذاق یا کذب سمجھتے ہوئے اس پر اعتماد نہ کرے اور کھانا کھالے پھر معلوم ہو کہ وہ سچا تھا تو اس پر صرف قضاء لازم ہے۔ 8- اگر تاریکی، طوفان یا سیاہ بادل چھا جانے کی وجہ سے یہ گمان ہو کہ رات داخل ہو گئی ہے اور وہ یقینی حالت معلوم کرنے پر قادر نہ ہو اور روزہ کھول دے اور پھر اس کا خلاف ظاہر ہو تو اس پر صرف قضاء لازم ہے۔

موجبات قضاء و کفارہ

1401- اگر دو یا ایک عادل گواہی دے کہ صبح طلوع ہو گئی مگر وہ یہ گمان کرتے ہوئے کہ یہ گواہ جھوٹ یا مذاق میں ایسا کہہ رہے ہیں کھانے میں مصروف رہا اور پھر معلوم ہوا کہ ان کی خبر صحیح تھی تو احوط ہے کہ کے قضاء کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہے۔

1402- اگر بادل یا طوفان وغیرہ کی تاریکی کے سبب گمان ہو کہ رات ہو گئی ہے اور وقت کا خیال کئے بغیر کھالے جبکہ وہ وقت کا صحیح علم حاصل کرنے پر

قادر بھی ہو اور پھر معلوم ہو کہ ابھی وقت داخل نہیں ہوا اس پر کفارہ اور قضاء دونوں واجب ہونگے۔

1403- اگر کوئی مخبر یہ خبر دے کہ رات داخل ہو گئی اور یہ بلا تحقیق روزہ افطار کر لے جبکہ صحیح علم حاصل کرنے پر قادر بھی ہو اور پھر معلوم ہو کہ خبر جھوٹی تھی تو اس پر قضاء کفارہ واجب ہونگے۔

1404- قضاء و کفارہ کے احکام پہلے بیان کئے جا چکے ہیں ان دونوں کے وجوہاً ثابت ہونے کا قاعدہ یہ ہے اول جو شخص عداً قے کرنے کے علاوہ دیگر مبطلات روزہ میں سے کسی مبطل کو بجالائے تو اس پر قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں۔

دوم - جاہل جو کوتاہی کرے اور وجود صحیح معلوم کرنے پر قادر ہونے کے لاپرواہی کرے اس پر بھی یہ دونوں واجب ہیں۔

1405- قضاء و کفارہ کا ساقط ہونا اس طرح ہے کہ جو شخص سواً اور نسیاناً افطار کر لے اس سے دونوں ساقط ہیں دوم جس کو جبراً زبردستی کے ساتھ روزہ افطار کرایا جائے سوم جاہل قاصر جو تحصیل احکام کے وجوب سے نا آشنا ہے یا علم حاصل نہیں کر سکتا جیسے اکثر بادیہ نشین چرواہے شتریان وغیرہ

مسائل

1406- چار قسم کے روزوں میں کفارہ واجب ہے ماہ (1) رمضان کے روزے۔ (2) ماہ رمضان کے روزوں کی قضاء میں جبکہ زوال کے بعد کوئی عداً روزہ کو باطل کر دے۔ (3) نذر معین میں (4) اعتکاف کے روزہ میں۔

1407- اگر کوئی ماہ رمضان کے کسی روزہ کی قضاء میں زوال سے پہلے روزہ توڑ دے تو اس پر صرف روزے کا اعادہ واجب ہے اور کفارہ نہیں ہے۔

1408- غیر معین دن میں مطلقاً نذر کا روزہ کا توڑ دینا جیسے کفارہ کا روزہ اس

کے لئے کفارہ نہیں ہے چاہے زوال سے پہلے توڑے یا بعد میں لیکن بلا ضرورت ان کو توڑنا نہیں چاہیے اور احوط ترک ہے۔

1409- میت کی نیابت میں روزے رکھنے والے شخص پر کفارہ نہیں ہے چاہے وہ زوال سے قبل روزہ توڑے یا بعد میں۔

1410- حلال طریقہ سے ماہ رمضان میں روزہ توڑنے کا کفارہ تین قسم کا ہے۔ مومن غلام آزاد کرنا۔ دو ماہ پے در پے روزے رکھنا۔ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا مکلف ان تینوں میں جس طریقہ کو چاہے اختیار کر سکتا ہے۔

1411- حرام طریقہ سے روزہ توڑنے کی صورت میں تینوں کفارے ادا کرنا واجب ہے مثلاً کوئی نشہ آور چیز، خنزیر کے گوشت یا زنا کے ساتھ (نعوذ باللہ) روزہ باطل کرے تو اس کو تینوں قسم کے کفارے ادا کرنے ہوں گے۔

1412- اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں زوال کے بعد روزہ افطار کے تو دس مسکینوں کو کھانا کھلائے گا۔ اگر اس سے عاجز ہو تو تین دن روزہ رکھے۔

1413- نذر معین کا روزہ نہ رکھنے کا کفارہ ماہ رمضان کے روزوں کی طرح ہے یعنی اس کو اختیار ہے کہ مندرجہ بالا مسئلہ نمبر 1410 میں ذکر شدہ تینوں کفاروں میں سے جس کو چاہے ادا کر دے۔

1414- قسم کھانے کا کفارہ یہ ہے کہ دس مکینوں کو کھانا کھلائے یا ان کو لباس دے یا ایک مومن غلام آزاد کرا دے اور ہر مسکین کو ایک مد کھانا کھلائے ایک مد تقریباً "تین پاؤ کے برابر ہے۔

1415- اعتکاف کا کفارہ ماہ رمضان کے کفارہ کی طرح ہے۔

عاجز جو ایک یا تینوں کفارے ادا کرنے پر قادر نہ ہو وہ جس قدر ممکن ہو کفارہ ادا کرے یا مع القدرت اٹھارہ روزے رکھے اور ان روزوں میں تسلسل شرط نہیں بلکہ پہلے تین روزے متواتر رکھے پھر بقدر استطاعت

تدریجاً" رکھتا رہے۔

1417- اگر کوئی شخص عاجز ہونے کی وجہ سے صدقہ دے یا اٹھارہ دن روزہ رکھ لے اور پھر غنی ہو جائے تو اس پر کچھ لازم نہیں چونکہ اس نے بروقت واجب ہونے والا فریضہ ادا کر دیا۔

1418- دو ماہ روزے رکھنے کے کفارہ کے متعلق یہ کافی ہے کہ پہلے ایک ماہ کے روزے پے در پے رکھے پھر باقی ایام کے روزے تدریجاً" روز رکھے۔

1419- اگر ایک ماہ کے روزے رکھنے سے عاجز ہو تو اس کے بدلے صرف 18 دن کے روزے رکھے۔

1420- اگر کفارہ یا اس کا بدل ادا کرنے سے عاجز ہو تو صرف اسی دن کے روزے کی قضا بجالائے۔ اور کفارہ ادا نہ کر سکنے پر توبہ و استغفار کرے اللہ اس سے کفارہ ساقط کر دے گا اور اللہ ہی گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے ورنہ استغفار ہی عاجز و مسکین کے لئے کفارہ ہے۔

1421- شیخ مفید نے اپنی سند کے ساتھ ابو بصیر کے ذریعے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص روزے نذر قسم قتل کے کفارات ادا کرنے سے عاجز ہو اس کے لئے استغفار کافی ہے البتہ ظہار کا کفارہ کسی طرح بھی ساقط نہیں ہو سکتا نیز اگر عاجزی کے ساتھ استغفار کرنے کے بعد قدرت حاصل ہو جائے تو لازم نہیں کہ کفارہ بھی بجالائے۔

1422- اگر کوئی عورت پہلے جان بوجھ کر روزہ فاسد کر دے اور اس کے بعد اس کو حیض آجائے یا اسی روزہ بچہ جنے تو بھی کفارہ ساقط نہ ہو گا بلکہ اس کی قضاء کے ساتھ کفارہ بھی لازم ہو گا ہاں البتہ اگر کسی بیماری کی وجہ سے پہلے روزہ کھول لے اور پھر کوئی عذر شرعی ہو جائے تو کوئی کفارہ نہیں صرف قضاء لازم ہوگی۔

1423- اگر مکلف روزہ دار ماہ رمضان میں ایک مرتبہ حلال مجامعت کرے تو اس پر صرف ایک ہی کفارہ ہے اور اگر دو مرتبہ کرے تو دوبارہ کفارہ ہو گا۔ اسی طرح مجامعت کی تعداد کے مطابق کفارات عائد ہوں گے۔

1424- اگر ایک مرتبہ حرام مجامعت کرے تو اس پر تینوں کفارات واجب ہوں گے اسی طرح جتنی مرتبہ حرام مجامعت کرے گا اتنی بار تین تین کفارات واجب ہوتے چلے جائیں گے۔

1425- حیض کی حالت میں جماع کرنا بھی تینوں کفارات کا موجب ہے اگرچہ اس کی حرمت عارضی ہے

1426- اگر ایک مرتبہ جماع کرے اور پھر دیگر تمام مفطرات بھی استعمال کر کے روزہ توڑے تب بھی اس پر صرف ایک ہی کفارہ واجب ہو گا۔

1427- اگر جماع کے علاوہ کسی اور مفطر کے ذریعہ سے روز باطل کرے تو ایک ہی کفارہ واجب ہے اگرچہ مفطرات کا استعمال مکرر کرے۔

1428- اللہ، رسول اعظم انبیاء علیہم السلام و آئمہ معصومین علیہم السلام پر کذب تراشا حرام ہے اور اس سے روزہ بھی باطل ہو جاتا ہے۔

1429- مسافر حد ترخص سے تجاوز کرنے کے بعد روزہ افطار کرے اگر پہلے کرے گا تو اس پر قضاء و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

1430- جو عدا "اور جان بوجھ کر روزہ باطل کرے اس پر پچیس کوڑوں کی تعزیر جاری کی جائے گی۔

1431- اگر شوہر و زوجہ روزہ کی حالت میں برضا و رغبت مجامعت کریں تو دونوں پر کفارہ و تعزیر جاری ہوگی۔

1432- اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو جماع پر مجبور کرے تو اس کا کفارہ بھی شوہر ہی پر واجب ہو گا یعنی وہ کفارے ادا کرے گا اور بیوی کی تعزیر بھی اس کے

شوہر پر جاری کی جائے گی اور بیوی پر کوئی قضاء و کفارہ نہ ہو گا۔

1433- اگر بیوی اپنے شوہر کو جماع پر مجبور کرے تو اس پر اپنا کفارہ اور تعزیر ہوگی وہ اپنے شوہر کے کفارہ و تعزیر کو برداشت نہ کرے گی اور شوہر پر کچھ لازم نہیں۔

1434- اگر شوہر اپنی زوجہ کو زبردستی جماع پر مجبور کرے تب بھی اس پر وہ کفارے اور دو تعزیریں واجب ہوں گی اگرچہ وہ اثناء عمل میں خود بھی راضی ہو جائے۔

1435- اگر زوجہ شروع میں موافقت کرے لیکن اثناء عمل میں مخالف ہو جائے تب بھی اس سے کفارہ و تعزیر ساقط نہ ہوگی۔

1436- اس امر میں زوجہ دائمہ اور زوجہ منقطعہ یعنی نکاح منقطع کے لحاظ سے زوجہ کے مابین کوئی فرق نہیں ہے۔

1437- عذر شرعی کے تحت روزہ افطار کرنے والے پر حرام ہے کہ وہ اپنی زوجہ کو جماع پر مجبور کرے اگر وہ مجبور کرے گا تو اس سے کفارہ اور تعزیر کا متعمل نہ ہو گا اور دونوں پر کچھ لازم نہیں ہے نہ کفارہ نہ تعزیر اگرچہ فی الواقع یہ عمل حرام اور گناہ کبیرہ کا موجب ہو گا۔

1438- اگر کوئی دیوانہ شخص اپنی زوجہ کو جبراً "اجماع" پر مجبور کرے تو زوجہ پر کچھ نہیں لیکن اگر وہ بھی راضی ہو تو اس پر قضاء و کفارہ واجب ہو گا۔

1439- جو شخص غروب شرعی کے وقت کسی حرام چیز سے روزہ افطار کرے تو اس کا روزہ باطل نہ ہو گا اگرچہ اس کو فقط حرام کھانے پر سزا دی جائے گی۔

1440- کفارہ میں کھانا کھلانے کا معیار یہ ہے کہ مساکین کھانے سے سیر ہو جائیں یا ان میں سے ہر ایک کو ایک مد دیا جائے چاہے وہ کھانا روٹی ہو یا کھجور یا چاول یا گندم یا جو۔

1441- احوط ہے کہ ہر مسکین کو ایک مرتبہ کھانا دیا جائے یا بلا تکرار اس کو صرف ایک مدد دیا جائے۔

1442- اگر مسکین کے عیال بھی ہوں تو ان کی تعداد کے مطابق ان کو کھانا دیا جائے گا۔

کفارہ کے روزے

پچھ روزے چار قسم پر مشتمل ہیں۔

قسم اول جہاں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے اور دو ماہ مسلسل روزے رکھنے کے علاوہ ایک مومن غلام آزاد کرنا واجب ہے اس کے دو مقام ہیں۔
اول - جب کوئی ماہ رمضان میں عدا "جان بوجھ کر روزہ باطل کرے - دوم - اور جو کسی مومن کو عدا "قتل کر دے اس کے تفصیلی احکام ویت وغیرہ کی بحث میں آئیں گے۔

دوم - جہاں دوسری صورت میں عاجز ہونے کی وجہ سے روزے واجب ہیں اس کے چھ مقامات ہیں۔

1443- جو کسی مومن کو از روئے خطا قتل کر دے اور اس کے کفارہ میں ایک مومن غلام آزاد نہ کر سکے۔ تو واجب ہے کہ دو ماہ پے در پے روزے رکھے۔

1444- جو اپنی زوجہ سے ظہار کرے اور مومن غلام آزاد کرنے سے عاجز ہو تو اس کے لیے بھی واجب ہے کہ دو ماہ پے در پے روزے رکھے۔

1445- سوم - جو شخص ماہ رمضان کے روزوں کی قضاء میں روزہ رکھتے ہوئے زوال کے بعد روزہ باطل کر دے تو اس پر دس مسکینوں کو کھانا کھلانا واجب ہے اگر اس سے عاجز ہو تو تین دن روزے رکھے۔

1446- چہارم۔ قسم کھانے کا کفارہ ۱۰ پس جو شخص دس مسکینوں کو کھانا کھلانے اور پوشاک دینے یا ایک مومن غلام آزاد کرنے سے عاجز ہو تو اس کے عوض تین روزے رکھے گا۔

1447- پنجم۔ جو شخص غروب آفتاب سے قبل عرفات سے چل پڑے اور ایک قربانی دینے سے عاجز ہو وہ اٹھارہ دن روزے رکھے گا۔

1448- ششم۔ حج کے احرام باندھنے کی حالت میں شکار کھیلنے کے کفارہ کے روزے جن کے احکام کتاب الحج میں بیان کئے جائیں گے۔

1449- قسم سوم۔ وہ مقام جہاں پر روزے واجب ہیں مگر وہاں مکلف کو اختیار ہے کہ روزے رکھے یا ایک غلام آزاد کرے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اس کا تحقیق پانچ مقامات پر ہوا کرتا ہے۔

۱۔ جو شخص ماہ رمضان میں حلال طریقہ سے روزہ توڑے۔ ۲۔ نذر ادا کرنے کا کفارہ ۳۔ عمد شکنی کا کفارہ ۴۔ اعتکاف کا کفارہ ۵۔ احرام کی حالت میں سرمنڈوانے کا کفارہ۔ اور بعض علماء نے یہ کفارہ اس عورت کے لئے بھی بیان کیا ہے جو اپنے سر کے بال مونڈ دے۔

1450- حرام کنیز سے مجامعت اگر اس کے بدلے کفارہ دینے سے عاجز یعنی پہلے گائے یا بکری کی قربانی نہ کر سکے تو تین دن روزہ رکھے گا۔

نماز عشاء

پڑھے بغیر سو جانے کا کفارہ

1451- جو شخص غفلت کی وجہ سے نماز عشاء پڑھے بغیر سو جائے اور اس کا وقت فوت ہو جائے تو اسی صبح کو روزہ رکھے یہ اس کا کفارہ ہو گا۔

1452- عدا "نماز عشاء ترک کرنے پر یہ کفارہ نہیں چاہے عدا" سوئے یا نہ

ہو سوتے۔

1453- جو اس دن افطار کرے یعنی روزہ نہ رکھے تو اس پر اس کی قضاء واجب نہیں ہے۔

1454- جو اس دن سفر پر چلا جائے اور روزہ نہ رکھے اس پر بھی اس روزہ کی قضاء نہیں چاہے اس کا سفر ضروری ہو یا نہ ہو۔

1455- اگر واجب روزہ رکھنا ہو تو واجب ہے کہ سفر نہ کرے بشرطیکہ سفر ضروری نہ ہو۔

1456- اگر اس دن رمضان کا روزہ یا نذر معین کا روزہ ہو تو یہ روزہ اس روزے میں داخل ہو جائے گا۔

1457- اگر اس دن عید الفطر یا عید الاضحیٰ آجائے اور منیٰ میں ایام تشریق آجائیں یا ایسی بیماری آجائے جو موجب افطار ہو یا عورت کو حیض یا نفاس آجائے تو اس سے روزہ ساقط ہو گا۔ اور افطار کرنا واجب ہو گا۔

اہم مسائل روزہ

1458- مذکورہ بالا روزوں میں پے در پے روزے رکھنا واجب ہے سوائے چار مقامات کے۔

1- قضاء کا روزہ۔ 2- نذر۔ عمدہ۔ قسم کا روزہ۔ 3- احرام کی حالت میں شکار کا روزہ۔ 4- حج میں قربانی نہ کر سکنے کا روزہ جو دس دن ہے تین مکہ میں اور سات وطن میں۔

1459- جو شخص ان مسلسل رکھے جانے والے روزوں میں کسی عذر کی وجہ سے افطار کرے مثلاً "عورت کو حیض آجائے تو زوال کے عذر کے بعد وہیں سے روزے شروع کرے جہاں سے روزے چھوڑے تھے مثلاً" اگر

اٹھارہ روزے واجب تھے اور نو روزے رکھ کر بیمار ہو جائے یا عورت کو حیض یا نفاس آجائے تو عذر دور ہونے کے بعد مزید نو روزے ہی رکھے گا۔

1460- تین دن کے کفارہ کے روزوں میں اگر کوئی عذر واقع ہو جائے تو احتیاط یہ ہے کہ از سر نو شروع کرے اور مسلسل بلاناغہ تین روزے رکھے سوائے حج کی قربانی کے بدلے تین روزوں کے جو عید سے قبل دو روزے رکھنا چاہے تو وہ مسلسل عید کی وجہ سے منقطع ہو جائے گا چونکہ عید کے دن روزہ رکھنا حرام ہے اور ایام تشریق کے بعد تین روزے رکھے گا۔

1461- اگر تسلسل کے دوران بلاعذر روزہ توڑ دے تو اس پر واجب ہے کہ از سر نو شروع کرے۔

1462- اگر کسی پر کل ایک ماہ کے روزے ہوں تو پندرہ روزے مسلسل رکھنے کے بعد اس کو اختیار ہے کہ باقی ایام میں ناغہ کر کے روزے رکھے۔

1463- جس شخص پر مسلسل روزے واجب ہوں تو اس پر واجب ہے کہ ایسے دنوں میں روزے شروع نہ کرے جہاں انقطاع کا خطرہ ہو مثلاً "یکم ذہ الحج چونکہ دس ذی الحج عید الاضحیٰ کو روزہ رکھنا حرام ہے اسی طرح جس پر دو ماہ کے مسلسل روزے واجب ہیں وہ شعبان میں شروع نہ کرے چونکہ رمضان میں خود رمضان کے روزے واجب ہوں گے بلکہ اول رجب سے شروع کرے تاکہ کم از کم اکتیس روزے رکھ سکے۔

حرام روزوں کی قسمیں

1464- حرام روزے کی آٹھ قسمیں ہیں۔

1- عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا روزہ۔ 2- ایام تشریق یعنی 11-12-13 ذی الحج کا روزہ اس شخص کے لئے جو منیٰ میں ہو۔ 3- شک کے دن ماہ رمضان کی نیت

سے شعبان کی آخری تاریخ کا روزہ - 4 - گناہ کرنے کی نذر ماننے کا روزہ - 5 - خاموشی کا روزہ - 6 - مسلسل چوبیس گھنٹے کا روزہ اور بعض کے نزدیک صوم الوصال یہ ہے کہ دو دن ایک رات مسلسل روزہ - 7 - شوہر کی عدم رضا مندی یا عدم اجازت کے ساتھ عورت کا سنتی روزہ رکھنا چاہے شوہر حاضر ہو یا غائب اور چاہے عورت دائمی عقد سے زوجہ ہو یا متعہ کے عقد سے اسی طرح غلام کا اپنے آقا کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنا بھی اسی حکم میں ہے۔ 8 - سفر کے دوران واجب روزہ۔

مستحب روزہ کی قسمیں

1465- ہر ماہ کی ابتدائی تین تاریخوں کے روزے مستحب ہیں عشرہ اولیٰ کی پہلی خمیس اور عشرہ اخیرہ کی آخری خمیس، عشرہ وسطیٰ کی پہلی بدھ چونکہ ایک حدیث میں ہے کہ ان ایام میں روزے رکھنا تمام زمانہ روزے رکھنے کے برابر ثواب رکھتا ہے اور جو ان کو ترک کرے اس کے لئے قضاء کرنا مستحب ہے لیکن اگر قضاء مرض کی وجہ سے ہو یا سفر کی وجہ سے تو قضا نہیں اور جو اس سے عاجز ہو وہ ہر روزے کے عوض ایک درہم یا ایک مد کھانا دے دے۔

1466- ہر ماہ کی تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ قمری کو روزے رکھنا مستحب ہے۔

1467- غدیر کے دن کا روزہ جو اللہ کی عید اعظم ہے جیسا کہ حدیث میں آیا۔

اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ غدیر کے روزہ کا

ثواب دنیا کے روزوں کے ثواب کے برابر ہے اور اس کا روزہ اللہ کے نزدیک

ہر سال ایک سوچ اور سو عمرہ مقبولہ کے برابر ہے۔ اور اس روزہ پر کھانا

کھانا بہترین عبادت اور خوبصورت ترین اطاعت خداوندی ہے۔

1468- سترہ ربیع الاول کا روزہ چونکہ اس تاریخ کو آنحضرت صلعم کا یوم

ولادت ہے اور ایک صحیح السند روایت کے مطابق بارہ تاریخ بھی ملتی ہے
لہذا دونوں دن روزہ رکھنا خوب تر ہے۔

1469- ماہ ذی القعدہ کی پچیس تاریخ کو روزہ رکھنا مستحب ہے چونکہ اس دن
اللہ نے زمین کا فرش بچھایا اس دن کو یوم دحو الارض کہتے ہیں اور ایک
روایت کے مطابق اس تاریخ کو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی ولادت
بھی ہے۔

1470- اول ذی الحج اور آٹھ ذی الحج یوم الترویہ کا روزہ

1471- عرفہ کے دن کا روزہ جو نو ذی الحج ہے لیکن شرط ہے کہ وہ روزہ کی وجہ
سے اتنا کمزور نہ ہو جائے کہ اس دن کی بہت سی دعائیں پڑھنے سے محروم رہ
جائے۔

1472- مبالغہ کے دن کا روزہ جو کہ چوبیس ذی الحج ہے اور ایک روایت کے
مطابق اس تاریخ کو جناب امیر المومنینؑ نے رکوع کی حالت میں انگلی کا
صدقہ دیا اور برادیتے 25 ذی الحج بھی مبالغہ ہے۔

1473- نوروز کے دن کا روزہ۔

1474- دسویں محرم کے دن حضرت سید الشہداء علیہ السلام اور ان کی
اولاد و اصحاب پر غم کا اظہار کرتے ہوئے فاتحہ کرنا چاہیے اور عصر کے وقت
پانی کے ایک گھونٹ سے فاقہ توڑ دے۔

1475- ماہ رجب کے پورے مہینے میں روزے رکھنا یا بقدر استطاعت و اختیار
روزے رکھنا مستحب ہے۔

1476- پندرہ رجب کا روزہ

1477- ماہ شعبان مکمل ماہ کے روزے رکھنا یا بعض ایام چونکہ ان دونوں
مہینوں میں روزے رکھنے کے متعلق بہت سی احادیث وارد ہیں جو دعاؤں کی

کتب میں مذکور ہیں۔

1478- ہر خمیس اور ہر جمعہ کو روزہ رکھنا چونکہ یہ مبارک دن ہیں ان میں نیکیاں دگنی ہوتی ہیں۔

1479- مستحب روزہ میں جب چاہے روزہ کھول سکتا ہے مگر زوال کے بعد افطار کرنا مکروہ ہے۔

چند مقامات جہاں امساک کرنا مستحب ہے

1480- حیض والی عورت اگر فجر کے بعد پاک ہو یا غروب سے پہلے ہو تو غروب تک کھانے پینے سے رکی رہے یہ مستحب ہے۔

1481- نفاس والی عورت اگر فجر کے بعد پاک ہو یا بچہ جنے اور غروب سے قبل خون دیکھے

1482- مقررہ اوقات میں دیوانہ ہو جانے والا شخص اگر صبح کے بعد تندرست ہو جائے یا بے ہوش تھا اور ہوش میں آجائے۔

1483- مریض اگر زوال سے قبل صحت مند ہو جائے اور کوئی چیز نہ کھائی پی ہو تو روزہ کی نیت کر سکتا ہے اسی طرح اگر کافر صبح کے بعد اسلام لائے تو مغرب تک امساک کرے۔

1484- مسافر اگر اپنے اہل و عیال شریا محل میں آئے۔۔۔۔۔ چاہے زوال سے قبل یا بعد تو امساک کرے یعنی کھانا پینا ترک رکھے۔

مکروہ روزہ کی اقسام

1485- عرفہ کے دن کا روزہ اس شخص کے لئے جس کو ذی الحجہ کا چاند دیکھنے میں شک ہو جبکہ یہ اندیشہ ہو کہ وہ عید الاضحیٰ سے متصادم نہ ہو جائے اور اس شخص کے لئے مکروہ ہے جو اس دن کی کثیر ادعیہ کے پڑھنے سے عاجز ہونے کا

احتمال رکھتا ہو۔

1486- سفر میں مستحب روزہ رکھنا۔ سوائے ان تین روزوں کے جو کہ مسجد

نبوی صلعم میں رکھے جاتے ہیں جن کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

1487- اولاد کو والد کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنا۔

1488- مہمان کا میزبان کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنا۔

روزہ دار کے مکروہات

1489- پھولوں کا سونگھنا خصوصاً "نرجس اور کستوری کا سونگھنا۔

1490- ترکپڑا پہننا۔

1491- آئمہ اطہار علیہم السلام کے مرثیے یا مدحیہ قصائد کے علاوہ عام

اشعار پڑھنا۔ معصومین کے متعلق اشعار ہر وقت اور ہر زمانہ میں مستحب

ہیں۔

1492- ناک میں ایسی دوا ڈالنا جو حلق تک اثر انداز ہو اور وہاں سے پیٹ

تک جا پہنچے ورنہ اگر کوئی عدا "جان بوجھ کر دوا پیٹ میں داخل کرے تو اس

پر قضاء و کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔

1493- حلال عورت کو چھونا، بوسہ دینا، اس سے چھیڑ چھاڑ کرنا چاہے اس سے

حرکت شہوت پیدا ہو یا نہ ہو لیکن اگر مقصد یہ ہو کہ انزال ہو جائے تو

مبطل روزہ ہے اور موجب کفارہ و قضاء بھی ہے۔

1494- حمام میں داخل ہونا جبکہ اس سے یہ اندیشہ ہو کہ کمزوری، پیاس پیدا ہو

گی ورنہ صرف حمام میں جانا روزہ کی حالت میں مکرمہ نہیں ہے۔

1495- بدن سے اتنا خون نکالنا جس سے ضعف پیدا ہو چاہے کچھنے لگوانے

سے ہو یا نشتر زنی سے

1496- ایسا سرمہ استعمال کرنا جس میں کستوری یا ایلوا ملا ہوا ہو اور حلق تک

اثر انداز ہو۔

1497- غورت کا پانی میں بیٹھنا۔

زکوٰۃ فطرہ کا بیان

خدواند عالم کا ارشاد ہے جس نے زکوٰۃ دی اور اللہ کا نام لے کر نماز پڑھی اس نے فلاح پائی۔ اس آیت میں زکوٰۃ سے مراد فطرہ ہے۔ اس کی فضیلت میں بہت سی احادیث وارد ہیں۔ اور امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ روزے فطرہ کے ساتھ اس طرح مکمل ہوتے ہیں جس طرح کہ محمد و آل محمد پر درود بھیجنے کے ساتھ نماز مکمل ہوتی ہے۔

وجوب فطرہ کے شرائط

1498- شرط اول = بلوغ و عقل پس بچے اور مجنون پر تکلیف شرعی نہیں ہے۔

1499- جو شخص شوال کا مہینہ داخل ہونے سے پہلے ہی بے ہوش ہو جائے اور نماز عید تک بے ہوش رہے اس پر فطرہ واجب نہیں ہے۔

1500- شرط دوم = آزادی پس غلام پر فطرہ واجب نہیں اس سلسلہ میں غلام کی تمام اقسام برابر ہیں۔

1501- مکاتب مطلق غلام پر اسی قدر فطرہ واجب ہے جس قدر وہ آزاد ہے اور جس قدر اس کی غلامی باقی ہے اس کا فطرہ مالک پر ہے جب وہ کسی غیر کے عیال میں نہ ہو۔

تیسری شرط۔

1502- غنی ہونا لہذا فقیر پر فطرہ واجب نہیں ہے۔

1503- فقیر وہ ہے جو فعلاً "یا بالقوة سال بھر کی غذا نہ رکھتا ہو نہ اپنی نہ اپنے اہل و عیال کی۔"

1504- اگر شوہر کی زوجہ تو نگر ہو اور اپنے مال سے بسر اوقات کرتی ہو اور شوہر کی محتاج نہ ہو تو وہ اپنا فطرہ خود دے گی اور اسی پر واجب ہے۔

1505- فطرہ کی نیت فطرہ نکالتے والے پر واجب جو مالک کی طرف سے وکیل ہو اس پر واجب لینے والے پر واجب نہیں ہے۔

1506- جو شخص شوال کا چاند نکلنے سے قبل بالغ ہو جائے یا کافر ہو اور اسلام لے آئے یا فقیر ہو اور غنی ہو جائے تو ان پر فطرہ واجب ہو گا۔

1507- اس شخص پر فطرہ مستحب ہے جو غروب کے بعد بالغ ہو جائے یا اسلام لائے یا بے ہوشی سے افاقہ پائے۔

1508- اگر کوئی تو نگر کسی ناگمانی حادثہ کی وجہ سے رمضان کی آخری تاریخ کو غروب سے پہلے فقیر ہو جائے تو اس پر فطرہ واجب نہیں ہے۔

وجوب فطرہ کا وقت

1509- فطرہ صبح صادق طلوع ہونے سے واجب ہوتا ہے اور نماز عید کے وقت تک واجب رہتا ہے۔

1510- اگر اس وقت تک فطرہ نہ نکالے تو وہ فطرہ شمار نہ ہو گا بلکہ صدقہ غیر واجب قرار پائے گا۔

1511- اگر فطرہ عید کی نماز سے پہلے نکال لے تو ظہر تک ادا کر دینے میں کوئی مانع نہیں۔

1512- وقت وجوب سے پہلے مستحق کو فطرہ کی نیت سے کوئی چیز دنیا جائز نہیں ہے۔

1513- اگر وقت سے پہلے کسی مستحق کو کچھ دنیا پسند کرے اور چاہے کہ وہ عطیہ فطرہ سے شمار ہو تو دل میں قرض حسنہ دینے کی نیت کر لے اور قوت

وجوب داخل ہونے کے بعد اس کو فطرہ میں شمار کر لے اور اس قرض حسنة کے متعلق فطرہ کی نیت بدل لے۔

1514- مستحق کی انتظار کرنے کے لئے فطرہ آخر شوال تک بھی ادا ہو سکتا ہے بشرطیکہ وہ عید نماز سے پہلے نکال کر الگ کر لیا گیا ہو اور جو وقت مستحق نہ مل سکے۔

1515- اگر بروقت مستحق نہ مل سکے اور مستحق تک پہنچانا ناممکن نہ ہو اور وہ فطرہ کو محفوظ رکھے۔ اور پھر ضائع ہو جائے تو وہ ضامن نہ ہوگا۔

1516- اگر مستحق موجود ہونے کے باوجود تاخیر کرے اور اس تک پہنچانے پر قادر بھی ہو مگر تسائل کرے اور فطرہ ضائع ہو جائے تو وہ اس کا ضامن ہوگا۔

1517- فطرہ کو اپنے شہر سے باہر منتقل کرنا جائز نہیں لیکن اگر اپنے شہر میں مستحق نہ ہو تو منتقل کر سکتا ہے اور اگر کوئی مستحق موجود ہونے کے باوجود منتقل کرنے اور تلف ہو جائے تو ضامن ہوگا۔

1518- اگر شہر میں مستحق نہ ہو اور دوسرے شہر میں بھیج دے اور راستہ میں ضائع ہو جائے تو ضامن نہ ہوگا۔

1519- اگر فطرہ باہر ہی بھیجا پڑے تو قریب ترین شہر کا لحاظ کرنا چاہیے۔

مستحق فطرہ کا بیان

1520- فطرہ کا مستحق وہی ہو گا جو زکوٰۃ کا مستحق ہے یعنی ہر وہ مسلمان جو مومن ہو اور چارہ وہ معصومین کے فضائل کا معتقد ہو اور بارہ اماموں کی ولایت کا قائل ہو اور منکر فضائل نہ ہو۔

1521- اگر اس صفت کا مستحق نہ مل سکے تو ضعیف الاعتقاد مسلمان کو دینا جائز

ہے مگر شرط ہے کہ اہل بیتؑ سے عناد نہ رکھتا ہو۔

1522۔ مالک کے لئے یہ جائز ہے کہ خود ہی فطرہ مستحق کو دے دے لیکن افضل یہ ہے کہ اگر امام معصومؑ موجود ہوں تو ان کو دے دے اور ان کی غیبت میں شیعہ امامیہ فقہاء و مجتہدین عظام کو دے اور اس کو ترک نہ کرے اور یہی احوط ہے۔

1523۔ فقیر کو ایک یا متعدد فطرے دیئے جاسکتے ہیں جس سے اس کی حاجت پوری ہو سکے۔

1524۔ پہلے اہل فضل و معرفت کو مقدم سمجھے ان کے بعد عزیز و اقارب اور پھر یتیموں کو اور ان کو فطرہ دے۔

1525۔ ایک فقیر کو ایک صاع سے کم نہ دے لیکن اگر فقراء زیادہ ہوں اور فطرہ کم ہو تو کم دے سکتا ہے۔

فطرہ کی جنس اور مقدار

1526۔ فطرہ چار جنسوں میں سے دیا جاسکتا ہے۔ کھجور، انگور، گندم، جو۔ کھجور سب سے افضل ہے پھر انگور چونکہ یہ حاضر قوی غذائیں ہیں اور ان کو براہ راست استعمال کرنا آسان ہے۔

1527۔ مندرجہ بالا اجناس کی قیمت بھی بطور فطرہ دینا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ جو غذا اثناء سال میں زیادہ استعمال ہو اس میں سے فطرہ نکالے۔

1528۔ اس کی مقدار ایک صاع ہے اور ایک صاع میں چھ سو چودہ اور (1/4) ثقال ہوتے ہیں۔

یہاں تک روزہ کے احکام تمام ہوئے اور اللہ محمدؐ اور ان کی پاک و طاہر آل پر درود و سلام بھیجے اور ان کے تمام دشمنوں پر لعنت ہو۔

عید کے چاند کا اختلاف اور اس کا شرعی حل بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعض علماء نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ تمام ممالک میں روز عید اور لیلۃ القدر یکساں طور پر ایک ہی مخصوص دن میں ہوں گے۔ ایسا نہیں کہ ایک ملک میں عید پہلے ہو اور دوسرے ملک میں بعد میں چاند نظر آئے۔

چونکہ یہ ایک شرعی مسئلہ ہے اس میں غور و خوض کرنا ضروری ہے تاکہ استنباط کی قوت رکھنے والے اور اہل ذوق مجتہدین اس کا حل تلاش کر سکیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ناممکن ہے کہ روئے زمین پر عید کا دن ہی ہو اور لیلۃ القدر ایک ہی شب میں ہو بلکہ دونوں کے لئے دو دن اور دو راتیں ضروری ہیں چونکہ آپ جانتے ہیں کہ زمین گول ہے اور اس کی حرکت وضعیہ چوبیس گھنٹے جاری رہتی ہے اگر سورج مشرقی ممالک میں طلوع ہو رہا ہوتا ہے تو مغربی ممالک میں غروب ہوتا ہوا نظر آتا ہے مثلاً جب کویت میں عید کے دن کا سورج طلوع ہوتا ہے اور ہمارے ہاں اس کی گذشتہ شب ہلال عید نظر آتا ہے تو اس وقت وہ امریکہ ریاست سمان فرانسسکو اور اس کے گرد نواح کے امریکی شہروں میں غروب ہو رہا ہوتا ہے اور وہاں اس وقت تک مسلسل رات رہتی ہے جب تک کہ کویت میں سورج غروب ہو جاتا ہے پس جب ہمارے ہاں عید کا سورج غروب ہوتا ہے تو ان پر اسی روز طلوع نہیں ہوتا۔ خصوصاً فصل خریف اور سرما کے اوائل میں جبکہ راتیں لمبی ہوتی ہیں تو ہماری صبح سے عشاء تک وہاں مسلسل رات چھائی رہتی ہے بلکہ اس سے بڑی طویل رات ہوتی ہے۔

پس جب ہمارے ہاں نماز عید پڑھنے والا عید کے روز دعاء قنوت پڑھ رہا ہوتا ہے اور کہتا ہے خداوند میں تجھ سے اس دن کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس کو تو نے مسلمانوں کے لئے عید قرار دیا ہے تو اس دعا اور اس دن کے اندر یقیناً "وہ لوگ شریک نہیں جو وہاں رہتے ہیں چونکہ ان کی عید ہمارے عید کے دن گزرنے کے بعد شروع ہو گی جبکہ ہمارے ہاں رات شروع ہو گی اور ان کے ہاں دن شروع ہو گا جو ان کے لئے روز عید ہو گا لہذا مسلمانوں کے لئے حتمی طور پر دو عیدیں قرار پائیں گی۔

اسی طرح لیلۃ القدر پس ہمارے ہاں 23 رمضان کی رات اس وقت ہو گی جب ان کے ہاں 22 رمضان کا یا 24 رمضان کا دن ہو گا اور ان کے ہاں سورج غروب ہونے سے قبل ہمارے ہاں طلوع ہو گا۔ خصوصاً جبکہ موسم ربیع اور موسم گرما کے اواخر میں طویل ترین دن ہو گا جبکہ ان کے ہاں ہماری رات تک دن چھایا رہے گا۔

یہ اختلاف ممکن ہے کہ صرف مشرقی کرہ میں بھی ہو اور اس کے مشرق و مغرب میں ایسا واقع ہو مثلاً "محیط الاٹلانٹیک کی اطلسی پر افریقہ کی بندرگاہ طنجہ میں جب سورج طلوع ہوتا ہے تو محیط کبیر کے بعض جزائر میں اسی وقت غروب ہوتا ہے اور محیط کبیر جاپان اور قلبین مشرقی ایشیا میں ہے ان کے ہاں سورج غروب ہوتا ہے وہ ان بعض جزائر میں دن شروع ہوتا ہے اور بہر حال ہمارے لئے دو عیدیں اور لیلۃ القدر کی دو راتیں ہیں اور جو احادیث اس سلسلہ میں ان علما نے پیش کی ہیں کہ عید ایک ہی ہے تو ان کی تاویل بھی ہو سکتی ہے اور ان کے مفہوم میں مناقشہ ہو سکتا ہے چونکہ معصومینؑ نے ان احادیث کو ان لوگوں کے سامنے اور ان کے لئے فرمایا جبکہ مغربی کرہ کا انکشاف نہ ہوا تھا۔ اور وہ نگاہوں سے اوجھل تھا اور مسلمانوں

کی آبادیاں ایک دوسرے سے نزدیک تھیں ان کا کلام ان کی نسبت سے ہے۔

اے عزیزو! ہمیں ان احادیث میں بحث کرنے کی ضرورت نہیں چونکہ عیاں راجح بیان کا مصداق سامنے ہے۔

ہم ان احادیث کے بارے میں اب کشائی نہیں کرتے چونکہ معصومین ان کے حقائق سے زیادہ آگاہ ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ لیلۃ القدر کی وحدت منطقہ حجاز کے ساتھ مخصوص ہو جہاں آنحضرت صلعم پر قرآن مجید نازل ہوا اور عید بھی اس طرح ہو اور اللہ بعد میں بننے والے شہروں کو لیلۃ القدر کا ثواب دے دے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ ان کی عید ہمارے دن سے ہرگز موافقت نہیں کرتی کیا وہ دن جو ہماری رات کے ساتھ ہے اور ہمارے ہاں عید کا چاند نظر آیا ان کے ہاں یقیناً "نظر نہیں آیا۔ اور وہ سورج کے آگے تیس منٹ نظر نہیں آیا اور وہ سورج کے آگے تیس منٹ میں غائب ہو گیا مثلاً" یا ان کی رات ہمارے دن کے ساتھ ساتھ ہے اور کیا ہماری ان کی عید ہو گی؟ ہم اس سلسلہ میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔

حقیر نے اپنے عربی اور فارسی رسالہ عملیہ میں ایک کلام کا ذکر کیا ہے جو میرے سوا کسی اور عالم نے اس کو بیان نہیں کیا اور وہ یہ ہے کہ اگر چاند مشرقی ممالک میں نظر آجائے تو مغربی ممالک میں بدرجہ اولیٰ اس کا وجود ظہور ثابت ہو گا چاہے مغرب والوں کو نظر آئے یا نہ آئے مثلاً "اگر چاند کویت میں بشرط روایت ثابت ہو گیا تو عراق اور مصر میں بھی یقیناً" ثابت ہوا اور اس کے برعکس نہیں کہ اگر مغرب میں نظر آجائے تو مشرق میں بھی اس

کا وجود ثابت ہو ایسا ہرگز نہیں ہے اور اس کی وجہ اہل فن کو معلوم ہے جو
محتاج بیان نہیں ہے۔

والحمد للہ رب العلمین

ہماری جدید مطبوعات

* احقاقِ الحقیقۃ و ابطال الباطل *

اصلاح الرسوم الظاہرہ کا جواب

مہدی آخر الزمان علیہ السلام

* علم شہادت اور حضورین *

حصولِ مراد

* معرفت نفس الہیہ *

تجلیات و لائیت

* نامہ آدمیت (جز دوم) *

کشف الحجاب ————— زیطیع ————— برہان المبین

اسرار غیبی

* حدیقۃ المعاصر *

* کفایۃ المؤمنین *

ولایت الہییت کے بنیادی عقائد پر مبنی شب و روز کے اعمال
ہر مؤمن و موالی کے گھر جس کا ہونا ضروری ہے

پوسٹ بکس نمبر ۵۵
اسلام آباد - پاکستان

دار التبلیغ البھاریہ